05

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

14 تا 20 شعبان المعظم 1447ھ / 3 تا 9 فروری 2026ء

اس شمارے میں

آئین کی اسلامی اساس وروح!

ہم اپنے ذہن کو کیسے پاکیزہ بنائیں؟

......انجامِ گلستاں کیا ہوگا!

کہ اُن کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک

اسلام میں عظمتِ انسان کا تحفظ

رمضان میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام
ملک بھر میں دورۂ ترجمہ قرآن پروگرام

احیائے اسلام کے لیے کیسے بندے درکار ہیں!

عوام کی کشتِ قلوب میں ایمان کی تخم ریزی اور آبیاری کا مؤثر ترین ذریعہ ایسے اصحاب علم وعمل کی صحبت ہے جن کے قلوب و اذہان معرفتِ ربانی ونور ایمانی سے منور' سینے کبر' حسد' بغض اور ریا سے پاک اور زندگیاں حرص' طمع' لالچ اور حبِ دنیا سے خالی نظر آئیں۔ خلافت علی منہاج النبوۃ کے نظام کے درہم برہم ہو جانے کے بعد ایسے ہی نفوسِ قدسیہ کی تبلیغ وتعلیم' تلقین ونصیحت اور تربیت وصحبت کے ذریعے ایمان کی روشنی پھیلتی جا رہی ہے اور اگرچہ جب سے مغرب کی الحاد و مادہ پرستی کے زہر سے مسموم ہواؤں کا زور ہوا' ایمان ویقین کے یہ بازار بھی بہت حد تک سرد پڑ گئے' تاہم ابھی ایسی شخصیتیں بالکل ناپید نہیں ہوئیں جن کے ''دلِ روشن'' نورِ یقین اور ''نفس گرم'' حرارتِ ایمانی سے معمور ہیں اور اب ضرورت اس کی ہے کہ ایمان ویقین کی ایک عام رو ایسی چلے کہ قریہ قریہ اور بستی بستی ایسے صاحب عزیمت لوگ موجود ہوں جن کی زندگیوں کا مقصدِ وحید خدا کی رضا جوئی اور اس کی خوشنودی کا حصول ہو۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ
اسلام کی نشأۃ ثانیہ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ
1169

بندوں کے اعمالِ بد کی وجہ سے بحر و بر میں فساد

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت: 41

ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾

آیت: ۴۱ ﴿ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ﴾ ’’بحر و بر میں فساد رونما چکا ہے‘ لوگوں کے اعمال کے سبب‘‘
یہ آیت جس شان سے آج دنیا کے اُفق پر نمایاں ہوئی ہے، شاید اپنے نزول کے وقت اس کی یہ کیفیت نہیں تھی۔ آج سے پندرہ سو سال پہلے نہ تو دنیا کی وسعت کے بارے میں لوگوں کو صحیح اندازہ تھا اور نہ ہی ’’فساد‘‘ کی اقسام میں وہ تنوع سامنے آیا تھا جس کا نظارہ آج کی دنیا کر رہی ہے۔ آج پوری دنیا میں جس جس نوعیت کے فسادات رونما ہو رہے ہیں، اُن کی تفصیلات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ آج چونکہ پوری دنیا سمٹ کر ’’گلوبل ویلج‘‘ کی صورت اختیار کر چکی ہے، اس لیے دنیا کے کسی بھی گوشے میں رونما ہونے والے ’’فساد‘‘ کے اثرات ہر انسان کو بھگتنا پڑ رہے ہیں۔ چنانچہ ان حالات میں آج اس آیت کا مفہوم واضح تر ہو کر دنیا کے سامنے آیا ہے۔

﴿لِیُذِیۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا﴾ ’’تا کہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا‘‘

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اصول یہ ہے کہ وہ انسانوں کے سب اعمال کی سزا دنیا میں نہیں دیتا۔ اگر ایسا ہو تو روئے زمین پر کوئی انسان بھی زندہ نہ بچے: ’’اور اگر اللہ گرفت کرے لوگوں کی اُن کے اعمال کے سبب تو اس (زمین) کی پشت پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے‘ لیکن وہ ڈھیل دیتا رہتا ہے ان کو ایک مقررہ مدت تک‘‘۔ (فاطر: 45) اس اصول کے تحت اگرچہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زندگی کی حد تک انسانوں کی زیادہ تر نافرمانیوں کو نظر انداز کر کے اُن کی سزا کو مؤخر کرتا رہتا ہے لیکن بعض گناہوں یا جرائم کی گرفت وہ دنیا میں بھی کرتا ہے اور اس گرفت کا مقصد یہ ہوتا ہے:

﴿لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾﴾ ’’تا کہ وہ لوٹ آئیں۔‘‘

کہ شاید اس سے کچھ لوگوں کو ہوش آ جائے اور وہ توبہ کر کے اپنی روش تبدیل کر لیں۔ آج دنیا بھر کے مسلمان جس ذلت و خواری کو اپنا مقدر سمجھے بیٹھے ہیں، شاید ایسی کسی گرفت سے اُنہیں بھی غور کرنے کی توفیق مل جائے کہ:

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں! (غالبؔ)

موجودہ حالات کے تناظر میں ہم میں سے ہر ایک کو اس معاملے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ ایک بڑے عذاب سے پہلے جو مہلت ہمیں دستیاب ہے اُس سے فائدہ اُٹھا لیں اور توبہ کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں۔

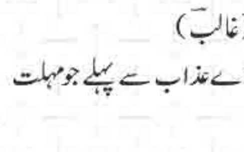

درس حدیث

لباس میں خاکساری اور تواضع پر انعام واکرام

عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنۡ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقۡدِرُ عَلَیۡهِ دَعَاهُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَلٰی رُءُوۡسِ الۡخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهُ مِنۡ اَیِّ حُلَلِ الۡاِیۡمَانِ یَلۡبَسُهَا)) (رواہ الترمذی)

حضرت معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو بندہ قیمتی لباس کی استطاعت کے باوجود ازراہِ تواضع وانکساری اس کو استعمال نہ کرے (اور سادہ معمولی لباس ہی پہنے) تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن ساری مخلوقات کے سامنے بُلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا بھی پسند کرے‘ اُس کو زیب تن کرے۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان "نظامِ خلافت" کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
14 تا 20 شعبان المعظم 1447ھ جلد 35
3 تا 9 فروری 2026ء شمارہ 05
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چونگی لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئین کی اسلامی اساس و روح!

گزشتہ کچھ عرصہ میں ملک میں کئی اہم آئینی فیصلے اور ترامیم سامنے آئیں، جن میں 26 ویں اور 27 ویں ترامیم نمایاں ہیں اور اب 28 ویں ترمیم کا ذکر چلا ہوا ہے۔ ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اِس سلسلہ میں چند گزارشات قارئین کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ختم نبوت ﷺ اور شرعی معاملات سے متعلق عدالتی اُمور کے تناظر میں اعلیٰ عدلیہ کے فیصلے اور بعد ازاں نظر ثانی پر فیصلوں کی شرعی نکتہ نظر سے اصلاح کے واقعات و مراحل نے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ آئین کی اسلامی روح، قراردادِ مقاصد اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے مزید مؤثر اور مستقل آئینی، قانونی و عدالتی اصلاحات کی اشد ضرورت ہے۔

اِس پس منظر میں دیگر حلقوں کے ساتھ تنظیم اسلامی کی بھی یہ دینی ذمہ داری بنتی ہے کہ خیر خواہی کے جذبہ کو بروئے کار لاتے ہوئے حکومت، ریاستی اداروں اور اثر انداز ہونے والے طبقات کو آئندہ کے لیے مشورے فراہم کرے۔

پہلی اور اہم ترین گزارش یہ ہے کہ اِس ضمن میں سب سے بلند تر تو رب تعالیٰ کا فرمان پیشِ نظر رہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱﴾ (سورۃ الحج)

(ترجمہ) ''وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور بھلائی (کے کاموں) کا حکم دیں اور برائی (کے کاموں) سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱﴾ (سورۃ الحجرات)

(ترجمہ) ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اُس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

درج بالا آیاتِ قرآنی کی واضح تعلیمات کی رو سے ذیل میں ہماری جانب سے چند دستوری و آئینی ترامیم کے ضمن میں تجاویز پیشِ خدمت ہیں:

1۔ انتظامی اصلاحات اور نئے صوبوں کا قیام

تنظیم اسلامی کا بھی یہ مسلسل مؤقف رہا ہے کہ بہتر انتظامی ڈھانچے اور عوام الناس کی سہولت کے لیے صوبوں میں اضافہ کیا جائے، بلکہ ڈویژن کی سطح پر صوبے بنانے پر غور کیا جائے تاکہ زیادہ بہتر انداز میں مقامی افراد کی براہِ راست شراکت کا معاملہ ہو سکے بشرطیکہ اس فیصلے میں عجلت اور جبر سے اجتناب کیا جائے۔ نیز، فیصلہ شفاف ہو اور کسی سیاسی و عدالتی دباؤ، عجلت یا جوڑ توڑ سے پاک ہو۔ قومی و صوبائی

اسمبلیوں سے دوتہائی حقیقی عوامی نمائندگی کے ساتھ منظوری ہو۔ البتہ پہلے سے طے شدہ بلدیاتی نظام اور اختیارات کی حقیقی نچلی سطح تک منتقلی یقینی بنائی جائے۔ وفاقی نظام کی روح اور بنیادی ڈھانچے کو کسی صورت متاثر نہ کیا جائے۔

2۔ عدالتی اصلاحات وعدلیہ کی آزادی

اعلیٰ عدلیہ میں تقرری، صرف میرٹ یعنی دینی وقانونی قابلیت واہلیت اور تجربہ وسینیارٹی کی بنیاد پر ہو۔ اس ضمن میں ایک مستقل خودمختار عدالتی ادارہ قائم ہو جو حکومت و پارلیمان کی مداخلت سے آزاد ہو۔ عدلیہ میں شمولیت، تقرر، ترقی اور کلیدی عہدوں کے لیے آزاد عدالتی ادارہ کے تحت شفاف امتحانی وکارکردگی پر مبنی نظام رائج کیا جائے۔

3۔ تعلیم کے معیارات ونصاب کا تعین: دینی وعصری نظامِ تعلیم کا امتزاج

ایک متفقہ و یکساں قومی تعلیمی نظام جو قدیم، روایتی و جدید، دینی و دنیاوی تعلیم وتربیت کا حسین امتزاج ہو اور جس میں طبقاتی تقسیم کی گنجائش نہ ہو۔ میٹرک تک مفت تعلیم اور یکساں قومی نصابِ تعلیم درج بالا اصولوں پر اپنی اصل روح کے ساتھ فراہم کیا جائے۔ ہر شہری کے لیے لازم ہو کہ میٹرک کے بعد کم از کم دو سالہ فکری ونظریاتی اور عسکری تربیت سے گزرے۔ جدید ٹیکنالوجی اور ہنر کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ عربی زبان کی خصوصی تعلیم وترویج اور علاقائی زبانوں کے حقوق کا تحفظ ہو۔ نجی تعلیمی اداروں کے لیے یکساں تعلیمی نصاب ومعیارات کی رہنمائی ومعاونت کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بلکہ لزوم ہونا چاہیے۔

4۔ آئین/ دستور اور شرعی احکامات و نظامِ عدل میں اسلامی تشخص

قراردادِ مقاصد کو آئین کی دیگر تمام شقوں پر بالادست، عملی اور نافذ العمل حیثیت دی جائے۔ آئین کی اسلامی دفعات کے نفاذ کے لیے مقررہ مدت اور عدم نفاذ پر جوابدہی لازم قرار دی جائے۔ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ میں محض عصری قانون دان یا ”اسلامی اسکالرز“ نہیں بلکہ اکثریت مستند علماء کی ہو۔ ان جج صاحبان کی تقرری مستقل بنیادوں پر اور اتحاد تنظیمات المدارس کے ایک مجوزہ پینل سے ہو۔ وفاقی شرعی عدالت کے فاضل جج صاحبان کو ہائی کورٹ اور شریعت اپیلٹ بینچ کے فاضل جج صاحبان کو سپریم کورٹ کے مساوی حیثیت ومراعات دی جائیں۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیل پر ازخود حکم امتناعی کی بجائے صرف تقاضے اور دلائل کی بنیاد پر محدود مدت کے لیے دیا جا سکے، لہٰذا بلا جواز غیر معینہ التواء کا سلسلہ بند کیا جائے۔ تمام شرعی معاملات صرف وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار میں لائے جائیں۔ بتدریج یکساں عدالتی (شرعی) نظام کی طرف پیش قدمی کا اہتمام کیا جائے۔

5۔ دینی اداروں اور اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عملدرآمد کا اہتمام کیا جائے۔ اتحاد تنظیمات المدارس و جیّد علماء کرام کی مشاورت کے بغیر دینی، مذہبی ونظریاتی فیصلے نہ کیے جائیں۔

مندرجہ بالا تجاویز ملک وملت کے مفاد، آئین کی اسلامی روح اور پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کے لیے انتہائی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ریاست کے تمام اسٹیک ہولڈرز ان نکات پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور ان پر عملدرآمد کے حوالے سے اپنے دائرہ اختیار میں ہر سطح پر مؤثر کردار ادا کریں گے۔ اس فرمان الٰہی کے مصداق:

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾﴾ (آل عمران)

(ترجمہ) ”اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔“

بلندی اور عروج حاصل کرنا ہے تو ریاستی سطح پر اپنے موجودہ نظام میں درج بالا دینی ونظریاتی اصلاحات کرنی ہوں گی اور اگر ہم نے انگریز کے چھوڑے ہوئے گلے سڑے نظام کو جوں کا توں گلے سے لگائے رکھا تو خدانخواستہ ہمارا انجام بھی درج ذیل آیت کے مصداق نہ ہو۔ (اعاذنا اللہ منہ)

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾﴾ (آل عمران)

(ترجمہ) ”اور جو کوئی دین اسلام کے سوا کوئی اور دین (نظام) چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی معنوں میں عدلِ اجتماعی کی بنیاد پر ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائے اور ہمیں اقامتِ دین کی اس جدوجہد میں اخلاص واستقامت عطا فرمائے۔ آمین!

نوٹ: اس تحریر کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے میں ناظمِ رابطہ وقانونی امور تنظیم اسلامی محترم اظہر بختیار خلجی کے ایک خط جو انہوں نے علماء کرام وارباب اختیار کے نام تحریر کیا تھا، سے استفادہ کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

ہم اپنے ذہن کو کیسے پاکیزہ بنائیں؟

مولانا یوسف خان

اللہ رب العزت نے انسان کو جہاں بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہاں اللہ نے انسان کو ذہن اور دماغ بھی عطا فرمایا ہے۔ یہ دماغی اور ذہنی قوت اگر انسان اللہ رب العزت کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق استعمال کرتا ہے، یہی ذہن پاکیزہ اور پرسکون رہتا ہے۔ اگر یہی ذہن انسان اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے خلاف استعمال کرتا ہے تو یہی ذہن بے سکون ہو جاتا ہے۔ اور پھر انسان اس ذہن کے اندر بدگمانیاں لاتا ہے، بری سوچیں آتی ہیں، وسوسے آتے ہیں۔ یہ انسان دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ دوسروں کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے، جاسوسی میں لگا رہتا ہے۔ یہ انسان اتنا بے سکون ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں میں سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جن میں اللہ نے بے سکونی رکھی ہے۔ وہ اس دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ آج انسان چاہتا ہے میرا ذہن پُرسکون رہے۔ میرا ذہن مثبت ذہن بنے، منفی ذہن نہ بنے۔

اس انسان کو سب سے پہلے یہ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ اللہ نے یہ جو دماغ بنایا ہے، جو ذہنی قوت دی ہے، اس دماغ میں یہ چیزیں آتی کہاں سے ہیں؟ انسان کے دماغ میں جتنی چیزیں آتی ہیں اس کے دو ظاہری راستے ہیں اور دو باطنی راستے ہیں۔ جو دو ظاہری راستے ہیں یہ انسان کی دو آنکھیں ہیں جو کچھ ان سے دیکھتا ہے، اندر ذہن میں آتا ہے اور جو دو کان اللہ نے دیئے ہیں یہاں سے انسان آوازیں سنتا ہے اور اس کے دماغ کے اندر وہ آوازیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ یہ دو ظاہری راستے ہیں۔ اگر انسان چاہتا ہے میرے ذہن میں اچھی باتیں آئیں تو اس انسان کو اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں پر پہرہ دینا ہوگا۔ یہ انسان اپنے دیکھنے کی چیزوں کو اور سننے کی چیزوں کو پاکیزہ بنا لے تو ذہن پاکیزہ ہو جائے گا۔ اگر انسان دیکھنے اور سننے کی چیزیں پاکیزہ نہ بنائے اور ذہن کو پاکیزہ بنانا چاہتا ہے تو یہ ناممکنات میں سے ہے۔ اللہ قادر ہے۔ اس کے باوجود اللہ بنا دے لیکن اللہ کا ضابطہ یہ نہیں ہے۔ یہ انسان آج موبائل استعمال کرتا ہے اگر کوئی انسان اپنے موبائل میں گانے اور فلمیں ریکارڈ کرے گا تو ری پلے میں وہی آئے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ ری پلے میں مکہ مدینہ نظر آئے اور اس میں سے قاری سدیس کی تلاوت سنائی دے۔ انسان جو آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کرتا ہے وہی ری پلے آئے گا۔ آج انسان اپنے دماغ کو اپنے ذہن کو کیوں نہ سمجھ پایا اتنی سادی سی بات کہ یہ انسان آنکھ سے جو دیکھتا ہے، اندر ویڈیو ریکارڈنگ ہوتی ہے۔ انسان جو سنتا ہے وہ آڈیو ریکارڈنگ ہوتی ہے۔ اب آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ تو گندی چیزیں سوشل میڈیا سارا دن، ساری رات دوست احباب، ماحول سارا گند بلا والا ہے، میرے بچوں کا ذہن پاکیزہ کیوں نہیں ہوتا؟ میری بچیوں کا ذہن پاکیزہ کیوں نہیں ہوتا؟ میرا ذہن پاکیزہ کیوں نہیں ہوتا؟ میری بیوی کا ذہن پاکیزہ کیوں نہیں ہوتا؟ جتنا یہ انسان آج بھی دیکھنے اور سننے کی چیزوں کو پاکیزہ بنائے گا، اللہ اس کے ذہن کو پاکیزہ بنا دے گا۔ اگر انسان 10 فیصد کوشش کرے اللہ 20 فیصد پر لے آئے گا۔ یہ 25 فیصد کوشش کرے تو اللہ اس کو 50 پر لے آئے گا۔ ایک حدیث قدسی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ میری طرف ایک قدم چل کے آتا ہے، میں اس کی طرف دو قدم چل کے جاتا ہوں۔ بندہ چل کے آتا ہے میں اُس بندے کی طرف دوڑ کے آتا ہوں۔ اس حدیث قدسی کی تشریح میں محدثین نے یہی بات لکھی جو آج ہمیں مایوسی سے نکالے گی۔

یہ سوچنا کہ ہم بیوی بچوں کے آگے بے بس ہو گئے ہیں، گھر کا ماحول ٹھیک کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ معاشرے کے آگے بے بس ہو گئے ہیں، سوشل میڈیا کے آگے بے بس ہو گئے ہیں، موبائل کے آگے بے بس ہو گئے ہیں۔ اس دین نے تو قیامت تک باقی رہنا ہے، اس دین نے رہنمائی قیامت تک کے لیے کرنی ہے، چاہے میڈیا کہیں پہنچ جائے، چاہے خرافات کتنی آجائیں، چاہے فتنے کتنے آجائیں۔

اس حدیث کی تشریح میں محدثین نے لکھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ دین پر ایک قدم چلتا ہے اللہ اس کو دو قدم چلاتا ہے۔ یہ چلتا ہے دین پر، اللہ اس کو دین پر دوڑاتا ہے۔ مایوسی گناہ ہے، مایوسی سے بچو۔ انسان گھریلو ماحول سے مایوس ہو جائے، بچوں سے مایوس ہو جائے، بیوی سے مایوس ہو جائے، کوئی بات نہیں لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ خود فرماتے ہیں:

﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط﴾ (الزمر: 53)

''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔'' اتنی جلدی ہتھیار نہ ڈالیں۔ اتنی جلدی بے بسی کا اظہار نہ کریں۔ ان فتنوں کے دور میں ہم کیسے اپنے ذہنوں کو بچائیں؟ بچوں کے ذہن کو، بیوی کے ذہن کو، اپنے ذہن کو؟ اس کا نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست میں باقاعدہ ماحول بنا کر دکھایا۔ کیسے مثبت ذہن بنایا ان لوگوں کا۔ ان لوگوں کا وہاں تو اس وقت اتنا ذہن منفی تھا کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، معاشرے کی گندگیاں ان کے اندر ساری موجود تھیں، نشہ ان کے اندر موجود تھا، بے حیائی اُن کے اندر موجود تھی۔ نبی کریم ﷺ نے وہاں پاکیزہ ذہن کے لوگ کیسے تیار کیے؟ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کے درجات بھی بتائے۔ فرمایا:

''تم میں جو کسی برائی کو دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے روکے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ رکھے تو (کم از کم اس برائی کو) اپنے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (رواہ مسلم)

کوئی بری چیز دیکھیں، کوئی فتنے کی چیز دیکھیں، بچوں میں، گھر میں، بیوی میں، اپنے دوستوں میں، کاروبار کے اندر تو اس بری چیز کو جس کی وجہ سے ذہن خراب ہو رہا ہے، زندگیاں خراب ہو رہی ہیں اپنے زور بازو سے روکے جتنا روک سکے۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو زبان سے روک دے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو اس برائی کو دل سے تو برا سمجھے۔ بندہ معاشرے میں ہاتھ کھڑا کر کے کہہ دے میں یہ نہیں کر سکتا۔ معاشرے میں کوئی برا کام ہو رہا ہے، گھر میں بیوی بچے برا کام کر رہے ہیں، کم از کم دل سے تو برا سمجھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایمان کی کمزور ترین شکل ہے۔'' کم از کم دل میں تو برا سمجھے۔ معلوم ہے اس کا جملے کا مطلب کیا ہے یہ کمزور ترین شکل ہے دل میں برائی کو برا سمجھے اس لیے کہ اگر یہ انسان

گھریلو معاشرے میں، کاروبار کے معاشرے میں برائی ہوتا دیکھ کر اور اس کو دل سے برا بھی نہ سمجھے تو اپنے ایمان کی فکر کرے۔ اس لیے کہ اب ایمان اندر نہیں ہے کیونکہ وہ کمزور ترین ایمان تھا وہ بھی نہیں ہے یعنی برائی ہو رہی ہے اس کو برا بھی نہیں سمجھ رہا۔ جب انسان برائی کو برا سمجھتا ہے تو پھر ایسی صورت میں وہ اس سے بچنے کی خود تو کوشش کرتا ہے۔ ہو جائے برائی تو کم از کم اس کو گناہ سمجھ کے توبہ اور استغفار تو کرتا ہے۔ برے کام کو برا سمجھتا ہے تو کم از کم منہ سے کہہ تو دیتا ہے بیٹا یہ نہ کرو۔ بیوی کو کہہ تو سکتا ہے نا یہ نہ کرو۔

دوسری چیز فتنوں کے دور میں نبی کریم ﷺ نے سمجھائی کہ نمبر ایک یا تو اس فتنے کا مقابلہ کریں۔ نمبر دو یا اس فتنے سے کنارہ کش ہو جائیں ایک طرف ہو جائیں۔ دو راستے ہیں بہت آسان ایک طرف تو ہو سکتا ہے۔ لیکن آج ہمارے گھروں میں بیوی بچوں کے اندر جو بڑی مصیبت ہے معاشرتی ماحول کے اندر وہ یہ ہے نہ یہ بندہ مقابلہ کر رہا ان فتنوں کا نہ یہ بندہ ان فتنوں کو برا سمجھ رہا بلکہ ان فتنوں سے کنارہ کش بھی نہیں ہو رہا بلکہ ان فتنوں کے اندر خود کو مصروف کر دیا۔ آج کل گھروں کے ماحول میں جو فتنے چل رہے ہوتے ہیں معاشرے کے اندر یہ انسان خود بھی ان فتنوں میں شامل ہو جاتا ہے یہ ہے وہ مہلک بات جس کی وجہ سے آج انسان کے ذہن تباہ ہو رہے ہیں کہ یہ برائی کو برا بھی نہیں سمجھ رہا اور اس میں مصروف ہو گیا ان کے ساتھ لگ گیا اس برائی میں۔

آج ہم ذہن کو پاکیزہ کیسے بنائیں ان گندگیوں سے جن کا ذکر شروع میں کیا، یہ بدگمانیاں، یہ وسوسے، یہ بری باتیں، بے حیائی کی باتیں، یہ گناہ کی باتیں، یہ حسد، یہ بغض، کینہ، یہ نفرتیں۔ یہ حسد جیسی ساری ذہنی بیماریاں، انسان کی سوچ، یہ انسان اپنی سوچ کو پاکیزہ کیسے بنائے؟ تو اس کو دیکھنا ہوگا کہ اس ذہن میں باتیں آتی کہاں سے ہیں۔ نمبر ایک انسان کی دو آنکھیں جو کچھ دیکھتا ہے اندر ریکارڈ ہوتا ہے۔ دوسرا ظاہری راستہ انسان کے کان جو انسان سنتا ہے اندر ریکارڈ ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی کیفیت ایسی بنالے کہ میں اچھی چیزیں دیکھوں گا۔ اچھی چیزیں سنوں گا۔ اچھے ماحول میں اٹھوں بیٹھوں گا۔ اچھے لوگوں میں، اچھی سوسائٹی میں بیٹھوں گا۔ گناہوں والی سوسائٹی میں نہیں بیٹھوں گا۔ اس انسان کا اور اس کے بیوی بچوں کا ذہن پاکیزہ ہوتا چلا جائے گا، کر کے دیکھ لیں۔ اور اگر ان دو چیزوں کو پاکیزہ نہ بنایا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ذہن پاکیزہ ہو۔ برتن سے وہی چیز چھلکتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے۔ منہ سے وہی نکلے گا جو دل و دماغ کے اندر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انسان کے دل و دماغ کے اندر اچھی باتیں بھی ڈالتا ہے، اور بری باتیں بھی ڈالتا ہے۔

ممکن ہے کسی کے ذہن میں آ رہا ہو کہ اللہ بری باتیں کیوں ڈالتا ہے؟ اچھی باتیں تو سمجھ میں آ جاتی ہیں۔ آج تک انسان یہی سوچتا آتا ہے کہ بری باتیں شیطان ہی ڈالتا ہے۔ عام لوگوں کا ذہن یہی ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے ذہن میں بری باتیں ڈالتا ہے تاکہ اس سے بچے اور اچھی باتیں ڈالتا ہے تاکہ وہ اس کو کرے۔ بہت عام فہم انداز ہے جب انسان کے دل میں یہ بات آئے کہ یہ گناہ کی بات ہے یہ غلط بات ہے مجھے یہ نہیں کرنی چاہیے پھر وہ نہ کرے تو یہ کس نے ڈالا انسان کے ذہن میں اللہ نے ڈالا۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے انسان کے ذہن میں آتا ہے یہ نہیں کرنا یہ جو میرے ذہن میں سوچ آ رہی ہے یہ غلط سوچ ہے یہ نہیں کرنا یہ ذہن میں کس نے ڈالا؟ اللہ نے ڈالا۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے کے دل میں اچھی بات ڈالے تو اسے الہام کہتے ہیں۔ کافروں اور غیر مسلموں کے ذہن میں بھی اللہ اچھی باتیں ڈالتا ہے، بری باتیں بھی ڈالتا ہے۔ جب کافروں کے ذہنوں میں اللہ اچھی باتیں ڈالتا ہے تو اسے علماء لکھتے ہیں کہ اسے استدراج کہتے ہیں۔ استدراج ڈھیل دینا اللہ ڈھیل دیتا ہے۔ ٹھیک ہے ایمان تو نہیں رکھتے میرے اوپر لیکن دیکھو تمہارے ذہن میں بات ڈال دی ہے اچھی بات ہے کر وہ کرتے ہیں کر بھی لیتے ہیں لیکن وہ اللہ کی خاطر نہیں کرتے اس لیے اللہ ان کو آخرت کا اجر نہیں دیتا، البتہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اجر دے دیتا ہے، آخرت میں اس کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ ایمان شرط ہے۔ سورۃ النحل میں اللہ نے کہا:

''جو کوئی مرد یا عورت نیک اعمال کرے اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہو پھر اُس اچھے اجر اللہ آخرت میں دے گا۔''

تو معلوم یہ ہوا کہ طریقے جن سے اللہ تعالیٰ ذہن میں اچھی باتیں بھی ڈالتا ہے اور بری باتیں بھی اللہ ذہن میں ڈالتا ہے تاکہ وہ انسان ان بری باتوں سے بچ جائے اور نیک باتوں پر عمل کرے۔

اور دوسرا باطنی طریقہ جس سے انسان کے ذہن میں باتیں آتی ہیں وہ ہے شیطان ابلیس جو انسان کے ذہن میں باتیں ڈالتا ہے۔ یہ اللہ نے اس کو طاقت دی ہے کہ وہ انسان کے ذہن میں وسوسہ ڈال دے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے:

''کہیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں تمام انسانوں کے رب کی۔ تمام انسانوں کے بادشاہ کی۔ تمام انسانوں کے معبود کی۔ اس بار بار وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

تو ابلیس شیطان بھی انسان کے ذہن میں باتیں ڈالتا ہے۔ اور پھر عجیب بات ذہن میں رکھیے گا کہ شیطان ہمیشہ بری باتیں ذہن میں نہیں ڈالتا اچھی باتیں بھی ذہن میں ڈالتا ہے۔ اچھی باتوں کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہے تھے، راستے میں شیطان نے آپؑ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ بڑھاپے کا سہارا ہے، تو جوان بچہ اس کو کیوں ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہے ہو۔ اب اگر غور کریں تو یہ بات بہت اچھی ہے۔ بوڑھا آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام 80 سال کی عمر میں بیٹا ہوا تھا۔ پہلا بیٹا اسماعیل علیہ السلام نوعمری کو پہنچا تو اس وقت کم از کم 100 سال سے عمر تو پوری ہو چکی ہوگی۔ تو 100 سال کا بوڑھا اور اپنے نوجوان بچے کو ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہا ہو تو سامنے سے آیا ایک بزرگ ہستی اور آ کر کہا کہ کہاں بیٹے کو ذبح کرنے لے کر جا رہے ہو، بڑھاپے کا سہارا ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو پتھر مارے۔ وہ زمین میں دھنس گیا۔ آج سارے حاجی وہاں جا کر کنکر مارتے ہیں، رمی جمرات کرتے ہیں۔ عید الاضحیٰ پر مسلمان قربانی کرتے ہیں اور بہت سے قابل پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگوں کی زبان سے جملے نکلتے ہیں، مولانا کیا فائدہ اتنی قربانیاں کرنے کا اتنا گوشت ہو جاتا ہے، اس کے بدلے میں کسی بیمار کی مدد کر دیں۔ کسی بیوہ کی مدد کر دیں، کسی بے روزگار کی مدد کر دیں، کتنی اچھی باتیں ذہن میں ڈال رہا ہے۔ لیکن اللہ کے حکم سے توڑنے کے لیے اگر کوئی اچھی بات دل میں ڈالے تو وہ شیطان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا تھا بیٹے کو جا کر قربان کرو۔ اب وہ جو سامنے اچھی بات کہنے والا آیا تھا بڑھاپے کے سہارے کو کہاں لے کر جا رہے ہو؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ اللہ کے حکم سے مجھے پھیر رہا ہے۔

آج کے بعد ہر ایک کو معلوم ہو سکے گا کہ یہ بات جو میرے دل میں آئی ہے شیطان نے ڈالی ہے یا رحمان نے ڈالی ہے۔ آج طاقت حاصل ہو جائے گی ہر ایک کو اور وہ کیا ہے؟ جب بھی ذہن میں کوئی بات آئے فوراً یہ سوچیں کیا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہے اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہے تو یہ اللہ نے دل میں ڈالی ہے اور اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف ہے تو یہ شیطان نے دل میں ڈالی ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے سامنے شیطان ذہن خراب کرنے کے لیے آیا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے خود وہ واقعہ نہ لکھا ہوتا تو بیان نہ کرتا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہا کہ شیطان ایک دفعہ میرے سامنے ایک بزرگ ہستی کی شکل میں آیا، اور آ کر کہا اے عبدالقادر جیلانیؒ آج سے تجھے نمازیں معاف ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے زور سے کہا:

((اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم))

اگر شیطان وسوسہ ڈالے تو اس کا حل نبی کریم ﷺ نے مندرجہ بالا دعا کے الفاظ بتائے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اس نے پوچھا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں شیطان ہوں؟ اس کے ذریعے تو میں اب تک بڑے بڑے عبادت گزاروں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ نمازیں پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہا کہ میں نے فوراً یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب پیغمبر نبی کریم ﷺ کو تو نمازیں معاف نہیں ہوئیں وہ تو نمازیں اتنی پڑھتے تھے کہ پاؤں سوجھ جاتے تھے، مجھے نمازیں معاف ہونے لگی ہیں، لگتا ہے کہ یہ شیطان ہے۔ اللہ کے حکم کے خلاف بات ذہن میں ڈالے وہ شیطان ہے۔ اس لیے میں نے پڑھا تھا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو پیچھے چیخیں مارتا ہوا بھاگا۔ جب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے یہ جواب دیا تو شیطان کا پھر اگلا جال دیکھیں، جس کے ذریعے اُس نے بڑے بڑے اہل علم کو گمراہ کیا ہے۔ شیطان نے کہا اے عبدالقادر جیلانیؒ تو بڑا عالم ہے، آج تیرے علم نے تجھے بچا لیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پھر آگے جواب سننے والا ہے۔ آپؒ نے کہا کہ میرے علم نے مجھے نہیں بچایا میرے اللہ نے مجھے بچایا۔ کیونکہ وہ جاتے جاتے پھر تکبر کا جال ڈالنے لگا تھا، علمی تکبر واہ واہ میں اتنا بڑا عالم ہوں شیطان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آج ہم معاشرے کے اندر اپنے ذہنوں کو مثبت کیسے بنائیں، ان کے اندر سے منفی چیزوں کو کیسے نکالیں، ہم اپنے بیوی بچوں کی اپنے معاشرے کے اندر، اپنے گھروں کے اندر، اپنے کاروبار کے اندر، اپنے دوستوں کے ساتھ، اپنی سوسائٹی میں جہاں ہمارا بس چلے ہم کیسے ذہنوں کو پاکیزہ بنائیں۔ میں نے عرض کیا اس کے لیے ذہن میں آنے والے ان چار راستوں کو سمجھنا ہوگا۔

نمبر ایک انسان کی دو آنکھیں جو کچھ انسان دیکھتا ہے اندر ریکارڈ ہوتا ہے۔ اور دو کان جو کچھ انسان سنتا ہے اندر ذہن میں ریکارڈ ہوتا ہے۔ یہ انسان اپنے دیکھنے اور سننے کی چیزوں کو پاکیزہ بنا لے اس کا ذہن پاکیزہ ہو جائے گا۔ نمبر دو انسان کے ذہن میں جو باتیں ڈالتا ہے وہ اللہ بھی ذہن میں باتیں ڈالتا ہے۔ انسان کے ذہن میں جو باتیں آتی ہیں اس کا چوتھا راستہ شیطان انسان کے ذہن میں باتیں ڈالتا ہے۔ میں نے شروع میں سورہ الحجرات کی آیت 12 تلاوت کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو زیادہ گمان کرنے سے بچا کرو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔''

یہاں مفسرین نے لکھا کون سے گمان گناہ ہوتے ہیں۔ جب تک انسان کے ذہن میں خود بخود خیالات آتے رہیں یہاں تک تو گناہ نہیں ہے۔ لیکن جب انسان ان بدگمانیوں کے الفاظ کو زبان پر لائے یا اس کو لکھے یا واٹس ایپ کرے یا میڈیا کے ذریعے بھیجے، اب اس انسان کو گناہ ہوگا۔ کیونکہ یہ برے خیالات پھیلانا، ذکر کرنا، بیان کرنا، اس کے اختیار میں تھا۔ اس لیے جتنی سوشل میڈیا پہ بدگمانیاں پھیلائی جاتی ہیں ہر بندہ جو فارورڈ بھی کرتا ہے وہ گنہگار ہوتا ہے۔ کیونکہ کرنا نہ کرنا تو اس کے اختیار میں تھا۔ کسی کو بھیجنا نہ بھیجنا تو اختیار میں تھا۔ ذہن میں برا گمان آجائے تو خیر ہے لیکن زبان پر نہ لائیں، نہ کسی کو بتائیں تو کم از کم گناہ نہیں ہوگا۔

یہی حال آج بیوی بچوں کے ساتھ ہے۔ یہ انسان اپنے گھروں میں، اپنے معاشرے میں، ذہن میں، آنے والی بیوی کے بارے میں بدگمانی، بیوی کے شوہر کے بارے میں بدگمانی، ان باتوں نے ہمارے گھروں کو تباہ کر کے رکھا ہوا ہے۔ شوہر اس انتظار میں رہتا ہے کہ بیوی کب جائے غسل خانے میں تو میں اس کے موبائل کو چیک کروں۔ اور شوہر اس بارے میں فکر مند ہے کہ بیوی کب دائیں بائیں ہو تو میں اس کے موبائل کو چیک کروں۔ یہ موبائل چیک کرنا کیا ہوتا ہے؟ بدگمانی۔ یہ کیوں کر رہا ہے؟ بدگمانی۔ اس لیے شرعی طور پر کسی کے موبائل کو دیکھنا، ٹوہ میں رہنا، جاسوسی میں رہنا، بدگمانی میں رہنا، یہ جائز نہیں ہے۔ بغیر اجازت کے کسی کے موبائل کے اندر جھانکنا جائز نہیں ہے۔ اس کی پرائیویسی ہے، اس کی ذاتی چیزیں ہیں۔ بیوی کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو جاسوسی کے ذریعے، ٹوہ میں رہ کر، عیب تلاش کر کے اصلاح نہیں ہوا کرتی، دل ٹوٹتے ہیں، رشتے ٹوٹتے ہیں، کتنے گھر اجڑ گئے۔ صرف اس بات کی وجہ سے کہ شوہر کہتا ہے کہ میرے موبائل کو بیوی چیک کرتی رہتی ہے اور بیوی کہتی ہے میرے موبائل کو میرا شوہر چیک کرتا رہتا ہے۔ ان بدگمانیوں نے ہمارے معاشرے کو تباہ کیا۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو بدگمانی سے بچائیں، دوسروں کے بارے میں اچھا گمان رکھیں۔ مثبت گمان رکھیں، منفی سوچوں سے اپنے آپ کو جتنا بچائیں گے اتنا سکون میں رہیں گے اور جتنا انسان منفی سوچوں کو اپنے ذہن میں جگہ دے گا، اتنا یہ انسان بے سکون ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنے ذہنوں کو پاکیزہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنے دیکھنے اور سننے کی چیزوں کو پاکیزہ بنانے کی توفیق دے، ہمارے گھروں میں بیوی بچوں میں اور ہمارے خاندانوں میں اور ہمارے کاروباری اداروں میں جو بدگمانیاں اور منفی سوچیں پیدا ہو چکی ہیں، اللہ اُن سب سے ہماری جان چھڑا دے اور مثبت سوچ بنانے کی توفیق عطا فرما دے۔ ۞۞۞

دعائے مغفرت — اِنّا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ کراچی وسطی کے ناظم دعوت محترم سادات انور کے والد ملتزم رفیق محترم محمد انور وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0301-8215545

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور غربی کے محترم امجد سلطان کے سسر وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-9132897

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد رفیق محترم سید شوکت علی شاہ کے چچا وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-9317755

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

......انجامِ گلستاں کیا ہوگا!

ابو موسیٰ

عمران خان یہودی ہے اور یہودیوں کا وفادار اور آلہ کار ہے، یوں تو یہ نعرہ سب سے پہلے مولانا فضل الرحمان نے لگایا تھا لیکن اس کا ڈھنڈورا پاکستان کے دونوں سیاسی خاندان یعنی شریف فیملی اور زرداری فیملی نے بڑے زوردار طریقے سے پیٹا تھا۔ خاص طور پر شریف فیملی کے اکابرین تو شب و روز عوام کو یہ درس دیتے تھے کہ بچ کر رہو، ایک یہودی ایجنٹ پاکستان کی سیاست میں آ گھسا ہے۔ تم نے پاکستان کو اس سے بچا کر رکھنا ہے۔ ایک زمانہ تھا عوام ان سیاست دانوں کی بات سنتے تھے لہٰذا سیاست میں عمران خان کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے ایک رکاوٹ یہ بھی کھڑی کی گئی، عوام کو یہ بھی بتایا گیا کہ اُس کی بیوی کا تعلق یہودی خاندان سے ہے۔ اگرچہ یہ بات درست تھی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ شادی سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی تھی۔ اس دوران عمران خان سیاست میں حصہ لینے لگا۔ جب عمران کی بیوی جمائمہ پاکستان اپنے خاوند سے ملاقات کے لیے آتی تو اُس پر مختلف الزامات لگائے جاتے۔ ایک مقدمہ اُس ارب پتی خاندان کی بیٹی کے خلاف پاکستان میں ٹائیلیں چوری کرنے کا بھی درج کیا گیا۔ یہ سٹریٹجی کامیاب ثابت ہوئی اُس نے پاکستان کبھی نہ آنے کا فیصلہ کر لیا اور عمران خان کو کہا کہ تم برطانیہ آ جاؤ۔ عمران خان کے لیے یہ ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ وہ اب پاکستان کی سیاست میں بھرپور حصہ لے رہا تھا۔ لہٰذا دونوں نے کسی قسم کی کوئی رنجش نہ ہونے کے باوجود چاروناچار علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا، علیحدگی کب تک رہتی بالآخر طلاق ہو گئی۔

شریف فیملی جو قریباً نصف صدی سے پاکستان میں برسراقتدار ہے آج بھی شہباز شریف وزیراعظم ہیں اور پاکستان کے آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے صوبہ کی وزیراعلیٰ نواز شریف کی بیٹی مریم نواز ہیں۔ راقم ضمنی طور پر یہ عرض کر دے کہ صرف عمران خان کا معاملہ نہیں ہے۔ شریف فیملی 1990ء سے بھی پہلے بھی پنجاب پر بھرپور اور گہری نظر رکھتی تھی کہ یہاں سے کوئی سیاست دان جس کا شریف خاندان سے تعلق نہ ہو وہ ابھر سکے۔ تفصیل کا وقت اور گنجائش نہیں ورنہ بتایا جا سکتا تھا کہ پنجاب کے کس کس سیاست دان کو ضیاء الحق کا ڈنڈا استعمال کر کے آگے بڑھنے سے نہ صرف روکا گیا بلکہ اُن کے لیے مسائل کھڑے کیے گئے۔ البتہ شریف فیملی یہ جان چکی تھی کہ عمران خان کرکٹ کا ورلڈ کپ جیتنے کی وجہ سے پہلے ہی پاکستان میں بہت پاپولر ہے اور پاکستانی عوام میں شخصیت پسندی کا بہت رجحان ہے، لہٰذا اس لیجنڈ کی سیاست میں انٹری اُن کے لیے زیادہ خطرناک ہوگی۔ لہٰذا تمام ذاتی اور سرکاری وسائل اُس کے خلاف استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ اُس کی زندگی یقیناً ایک وقت میں رنگین تھی لہٰذا اُس پر کسی نے کیا الزام لگانا تھا وہ خود اپنی رنگین زندگی کا ذکر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے یہ سب کچھ اُس وقت تک تھا جب تک وہ مسلمان نہ ہوا تھا (یعنی اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا نہیں ہوا تھا) یہ اُس کی اخلاقی جرأت کا تقاضا تھا وگرنہ پاکستان کے بڑے بڑے سیاست دانوں کے کردار کیا رہے ہیں اور کیا ہیں راقم اس پر کچھ نہیں کہنا چاہے گا۔ ایسے ایسے قصے اور سکینڈل مشہور ہیں کہ ہزار بار توبہ توبہ۔ بہرحال اُس کی ماضی کی رنگ رلیوں جن کا وہ خود بھی اعتراف کرتا ہے، کو بہت اچھالا گیا۔ اُس کے باوجود وہ آج پاکستان کی تاریخ کا مقبول ترین لیڈر ہے۔ دوست ہو یا دشمن عمران خان کی بے مثال مقبولیت کو تسلیم نہ کرنا ڈھٹائی کا بدترین مظاہرہ ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس قدر پاپولر کیوں ہو گیا ہے کہ سلاخوں کے پیچھے ہوتے ہوئے اُس نے مخالف سیاست دانوں کی اور اسٹیبلشمنٹ کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔ میڈیا پر لاکھ پابندیاں ہیں لیکن پھر بھی بات عمران خان سے شروع ہو کر عمران خان پر ختم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ عوام کوئی دوسری بات سننے کو تیار ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عمران خان نے اس عوام دشمن نظام اور اُس کے رکھوالوں کو بڑی بے دردی سے برہنہ کر دیا ہے۔

قارئین کرام! یہ ساری کہانی آپ کو اس لیے سنائی ہے کہ جو سیاست دان شب و روز عمران خان کو یہودیوں کا ایجنٹ اور آلہ کار ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے تھے، وہ سب آج اپنے ہمنواؤں سمیت بے لباس ہو گئے ہیں۔ DG,ISPR نے ایک پریس کانفرنس میں واضح کر دیا ہے کہ غزہ بورڈ آف پیس میں پاکستان کی شمولیت حکومت کا فیصلہ ہے اور امریکہ کا وزیر خارجہ مارکو روبیو پہلے ہی حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کر چکا ہے کہ اُس نے غزہ میں فوج بھیجنے کی خود آفر کی ہے۔ جس کی حکومت پاکستان نے آج تک تردید نہیں کی۔ اہلِ غزہ کے قاتل صدر ٹرمپ کو امن کا نوبل پرائز دینے کی سفارش حکومتِ پاکستان پہلے ہی کر چکی ہے اور ایک عالمی کانفرنس میں وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے یہودیوں کے نظریاتی باپ ٹرمپ کی جس والہانہ انداز میں مدح سرائی کی، اُسے سلیوٹ مارا اور اُس کے بارے میں وہ کچھ کہا اور کیا کہ کانفرنس میں شریک عالمی رہنما کے سامنے پاکستان ایک تماشا بن گیا۔ صدر ٹرمپ کا دوسرے عالمی رہنماؤں کے سامنے یہ کہنا کہ شہباز شریف جو کچھ تم نے میرے بارے میں کہا ہے وہ میری بیوی کے سامنے بھی کہو یہ کس قدر شرمندگی کا باعث تھا۔ کاش وہاں چلّو بھر پانی ہوتا۔ بہرحال بقول اسٹیبلشمنٹ غزہ پیس بورڈ میں شرکت حکومت کا فیصلہ تھا اور حکومت کی منافقت کا عالم یہ ہے کہ فرماتی ہے کہ ہم وہاں فلسطینیوں کی حفاظت کے لیے جا رہے ہیں جبکہ نہ بورڈ میں فلسطینیوں کو شامل کیا گیا ہے، نہ کہیں اُن کا ذکر ہے۔ ساری صورتِ حال کا جائزہ لیں تو یہ تاثر ملتا ہے کہ فلسطینیوں کا غزہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ٹرمپ شہباز شریف کو اپنے ساتھ کھڑا کر کے کہہ رہا ہے کہ ہمارا پہلا ہدف حماس کو غیر مسلح کرنا ہے اور اگر حماس نے غیر مسلح ہونے سے انکار کیا تو ہم اُن پر پہلے سے زیادہ شدت سے حملہ آور ہوں گے اور اُنہیں تباہ کر دیں گے۔

حکومت سے سوال یہ ہے کہ آپ نے جو فوج بھیجنے کی آفر کی ہے تو کیا وہ وہاں اپنی مرضی سے ایکشن لے گی؟ نہیں جناب، ایسا ممکن نہیں، ہم نے نیتن یاہو کے سپاہی بننے کی آفر کی ہے اور ہمیں حماس کو غیر مسلح کرنے کا عمل بھی کرنا پڑے گا اور اُن پر اسلحہ چلانے کا حکم بھی ملے گا تو اُس کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ افسوس صد افسوس کہ عمران خان کو یہودیوں کا ایجنٹ کہنے والے آج نیتن یاہو کی حمایت میں یوں چھاتی پر ہاتھ مار رہے ہیں جیسے اپنی مسلمانی کا ماتم کر رہے ہوں۔ پاکستان کی 78 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی تصویر پاکستان کے ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔ اسرائیل نوازی کا یہ اعزاز بھی موجودہ حکومت نے حاصل کیا ہے۔ کئی یورپی ممالک بورڈ آف پیس کا حصہ بننے سے گریز کر رہے ہیں اور فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اُنہیں ٹرمپ ٹیرف بڑھانے کی دھمکی دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ حکومت پاکستان پہلے ہی ٹرمپ کے سامنے سربسجود ہو کر فوج بھیجنے کی آفر کر چکی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے فوری بعد پاکستان امریکہ دوستی کا آغاز ہو گیا تھا لیکن آہستہ آہستہ پاکستان کی اندرونی بیرونی پالیسیوں پر امریکی کنٹرول ہوتا

نظر آنے لگا ایوب خان کے مارشل لاء نے ظاہری طور پر اس دوستی کو مضبوط کیا اور حقیقی طور پر بات آقا اور غلام ہونے کی طرف بڑھنے لگی۔ ایوب خان نے جو کتاب "Friends Not Masters" لکھی تھی۔ درحقیقت وہ اپنی طرف سے اِسی تاثر کو زائل کرنے کی ایک ناکام کوشش تھی۔ بہرحال وقت کے ساتھ ساتھ ہماری غلامی بدتر ہوتی چلی گئی اور آج یہ غلامی اپنے عروج پر ہے۔ تین سال پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ پاکستان پر ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ وہ امریکی احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کے مفادات کے تحفظ میں اور حماس جیسی مدافعتی قوت کے خلاف اپنی فوج بھیجنے کی آفر کرے گا۔ فوج جاتی ہے یا نہیں اسرائیل پاکستان کی فوج کو قبول کرتا ہے یا نہیں یہ قطعی طور پر الگ بات ہے لیکن حکومت پاکستان تو اپنی طرف سے یہ آفر دے چکی ہے۔ یہ کہنا کہ ہماری فوج وہاں فلسطینیوں کی حفاظت کرے گی تو زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے اس سے بڑا کوئی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ وہاں اسرائیل کے کمانڈرز کو اصل اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو بھی دوسری افواج موجود ہوں گی اُنہیں اسرائیلی کمانڈرز کے احکامات پر صرف عمل کرنا ہوگا۔

آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں پاکستان کی اسرائیل کے حوالے پالیسی کی ہسٹری کا آغاز سے جائزہ لینا ہوگا۔ قائداعظم نے پاکستان کے قیام سے پہلے ہی "Israel is an illegitimate child of the west" کہہ کر اپنی پالیسی واضح کر دی تھی۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا جہاں اُن کا زبردست استقبال ہوا لیکن وہاں اُنہوں نے یہودیوں کی اس کھلی آفر پر کہ اگر پاکستان اسرائیل کو تسلیم کر لے تو ہم پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہا دینے کی آفر پر بے باک انداز میں یہ کہہ کر کہ "Gentlemen! Our souls are not for sale." یہودیوں کے منہ بند کر دیئے۔ حالات وواقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل سمجھ گیا کہ پاکستان ہمارے دامِ فریب میں نہیں آئے گا تب سے اُس نے اپنا رُخ پاکستان کے دشمن بھارت کی طرف کر لیا۔ دونوں کے تعلقات پہلے تو پوشیدہ تھے، اب واضح اور کھلے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ مارشل لاؤں نے پاکستان کو سیاسی طور پر کمزور کر دیا تو پاکستان اور اسرائیل خفیہ طور پر ایک دوسرے کی طرف بڑھے۔ جنرل مشرف کے دور میں اُن کے وزیرخارجہ کا اسرائیل کے حکام کے ساتھ رابطہ ہوا۔ دونوں طرف سے تعلقات بڑھانے کی خواہش کے باوجود کوئی پیش رفت نہ ہو سکی کیونکہ پاکستان کے فوجی حکمران بھی سمجھتے تھے کہ پاکستان کے عوام ان تعلقات کو قبول نہیں کریں گے۔ عمران خان کے دورِ حکومت میں پارلیمنٹ کی خاتون ممبر نے اسرائیل سے تعلقات کی بات کی جس پر موجودہ حکومت جو اُس وقت اپوزیشن تھی اُس نے آسمان سر پر اُٹھا دیا، یقیناً بہت درست کیا۔ لیکن خود عمران حکومت نے بھی اُس خاتون کو شٹ اپ کال دی اور بعدازاں اُس نے بات کرنے کی جرأت نہ کی۔ عمران نے اپنے دورِ حکومت میں بہت سی غلطیاں بلکہ بلنڈر کیے۔ خاص طور پر اسٹیبلشمنٹ سے تعلقات کے حوالے سے ایک پیج پر رہنے کے لیے جنرل قمر جاوید باجوہ کو سر پر چڑھا لیا تھا۔ لیکن اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے اُنہوں نے جنرل باجوہ کو زبردست اور زوردار شٹ اپ کال دی۔ اس حوالے سے وہ آرمی چیف کی بات سننے کو تیار نہیں تھے۔ اس کی گواہی حامد میر (جو راقم کی رائے میں صحافیوں میں عمران کے سب سے بڑے مخالف ہیں) نے دی اور یہ گواہی اُنہوں نے اس لیے بھی دی کہ جس محفل میں عمران خان نے جنرل باجوہ کی بات کو سختی سے رد کیا تھا، اُس میں اور بھی بہت سے صحافی تھے۔ تب وہ خلائی مخلوق عملی طور پر حرکت میں آ گئی جو ایک گریٹ گیم کا آغاز اسرائیل کو تسلیم کرنے کی مہم سے کر چکی تھی اور موجودہ حکومت میں اُن سیاستدانوں کو اکٹھا کیا جو ایک دوسرے کو چوراڈاکو کہتے تھے اور سڑکوں پر گھسیٹنے اور پیٹ پھاڑنے کی بات کرتے تھے۔ یہ سب شیر و شکر ہو گئے اور خلائی مخلوق نے باجوہ کے ڈنڈے کو استعمال کر کے عمران خان کے خلاف اسمبلی میں عدم اعتماد منظور کروائی اگرچہ اس حوالے سے بیپرورک اُس وقت شروع ہو گیا تھا جب عمران خان نے اقوامِ متحدہ میں وزیراعظم کی حیثیت سے تقریر کی۔ جس میں اُس نے کھل کر دنیا کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تمہارے لیے ہولوکاسٹ بہت بڑا معاملہ ہوگا، ہمارے لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

راقم دعویٰ سے کہتا ہے کہ پاکستان کا کوئی صفِ اوّل کا سیاسی رہنما خاص طور پر پاکستان پر جبری طور پر مسلط ان دو سیاسی خاندانوں سے تعلق رکھنے والا کسی عالمی فورم پر ہولوکاسٹ کا صرف نام لے لے تو راقم سمجھے گا کہ اُسے سیاست کی کوئی سوجھ بوجھ نہیں، راقم کو یقین ہے کہ یورپ میں بے پناہ دولت اور جائیداد رکھنے والے یہ نام نہاد لیڈر جو پاکستان میں اپنی سیاست کے لیے عالمی طاقتوں کی بیساکھیاں استعمال کرتے ہیں، کبھی یہ جرأت نہیں کریں گے۔ یہودی برطانیہ کے وزیراعظم کی ناک زمین پر رگڑ چکے ہیں کہ اُس نے ہولوکاسٹ کے حوالے سے یہودیوں کے موقف کے برعکس بات کی تھی لہٰذا راقم نے اقوامِ متحدہ میں عمران خان کی تقریر کے فوری بعد کہا تھا کہ یہودیوں نے عمران کے خلاف عالمی سطح پر FIR درج کر لی ہوگی۔ اقتدار تو بعد کی بات ہے، وہ اسے زندہ بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اقتدار سے فارغ ہونے کے بعد تنظیم اسلامی کے ایک وفد نے اپنے امیر کی قیادت میں عمران خان سے ملاقات کی تھی۔ وہاں اُن کے منہ پر یہ بات کہی گئی کہ ہماری رائے میں یہودی آپ سے بدلہ لیں گے۔ ضمنی طور پر یہ بات بھی سامنے آ جانی چاہیے کہ وزارتِ عظمیٰ کے آخری ایام میں یا شاید عدم اعتماد کے فوری بعد اُنہوں نے ایک ٹی وی اینکر کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ میں نے وزیراعظم کی حیثیت سے جب یورپ میں پھیلے ہوئے اسلاموفوبیا کا مسئلہ اٹھایا تھا تو عرب کے ایک حکمران جن کا نام بتانا مناسب نہیں، میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے کہا تھا کہ اسلاموفوبیا کا مسئلہ اُٹھانے پر دشمنانِ اسلام آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔ قصہ مختصر ایک طرف وہ کردار ہے جس پر یہودی ایجنٹ ہونے کا الزام دن رات لگتا رہا۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ وہی شخص آج صیہونی قوتوں کے ایماء پر اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ رہا ہے لیکن پھر بھی اسرائیل کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بنے کھڑا ہے۔ اُسے یہودی ایجنٹ کہنے والے آج نیتن یاہو کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اس بات کا اعادہ کرنا ضروری ہے کہ DG, ISPR نے یہ کہا ہے کہ اس حوالے سے فیصلہ حکومت نے کیا ہے یعنی اسٹیبلشمنٹ بری الذمہ ہے اور حکومت کا حکم مان رہی ہے۔ حکومت اگر سمجھتی ہے کہ یہ اُن پر غلط الزام لگا ہے تو اُنہیں کھل کر اس کی تردید کرنی چاہیے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ البتہ ٹیلی ویژن کی سکرین پر ٹرمپ کے سامنے وزیراعظم پاکستان کی حرکات و سکنات ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ حکومت اسلام اور فلسطینیوں کے بدترین دشمن اور قاتل اسرائیل کے سامنے سربسجود ہو چکی ہے۔ اس وقت جب دنیا میں سیاسی ہلچل مچی ہوئی ہے اور بات ایک بڑی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے ہمارے حکمران بسنت منانے کی زبردست تیاریاں کر رہے جس سے حکومتی اخراجات اربوں سے تجاوز کر رہے ہیں۔ بے بس عوام صرف یہ کہہ سکتے ہیں ع ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے انجامِ گلستاں کیا ہوگا، اللہ ہدایت دے اور پاکستان کو اُن خطرات سے محفوظ رکھے جو اقتدار کے ان پجاریوں نے پاکستان کے لیے پیدا کر دیئے ہیں۔ آمین یا رب العالمین!

❀❀❀

کہ اُن کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ہفتے بھر کا جائزہ لینے بیٹھیں تو سبھی شہ سرخیوں پر ایک ہی شخص کے مچائے فتنے، فتور، دنگے، فساد، بلوے، غدر اتنے بے پناہ ہوتے ہیں کہ پورا کالم اُسی کی نذر ہو جاتا ہے۔ ٹرمپ کے عنوان سے تاریخ عالم میں بہت سے محاورے، اصطلاحیں، ادب میں بے ادبی کے بہت سے شاہکار تصنیف ہوں گے۔ ہلاکو، چنگیز خان اس کے سامنے خود کو بونا پائیں گے۔ یوں بھی ان کے پاس 'ٹرمپ سوشل'...... معاف کیجیے 'ٹرتھ سوشل' تو نہ تھا! زبان، قلم، دو انگلیوں کی زد میں پوری دنیا۔ رہی سہی کسر ہر آن بگڑتے چہرے کے تاثرات جو بچوں کو ڈرانے کے کام آسکتے ہیں اور کبھی ہنسانے کے بھی۔ قربِ قیامت کی ہولناک نشانیوں میں کتنا کچھ ہوگا ہمیں اتنا اندازہ نہ تھا۔ بیک وقت بے شمار کٹے کھولے بیٹھا ہے۔ لاطینی، جنوبی امریکہ، وینزویلا کا قضیہ، ٹیرف کا قصہ، غزہ/اسرائیل (اعصاب شکن)، امریکہ میں امیگریشن کے جھگڑے اور عین ٹرمپی نوعیت کی پولیس 'ICE'! گرین لینڈ، یورپ سے نیٹو پر فساد، غزہ پر امن بورڈ کا فسانہ، جس سے ضمناً اقوامِ متحدہ کا خاتمہ کرنے کا عزم کر بیٹھا۔ کینیڈا کو چھیڑ دیا کھری کھری اس سے سننے کے بعد! امریکہ کو خود بحران در بحران کا سامنا ہے۔

اس وقت تو ٹرمپ کے مذکورہ اُٹھائے گئے سیٹیاں بجاتے طوفانوں، جھکڑوں، گرد بادوں نے عملاً برسرِ زمین اللہ کی گرفت دکھادی۔ برفانی ہواؤں، یخ بستہ تیز بارشوں، برفباریوں نے 20 ریاستوں کو گھیر رکھا ہے۔ اموات مسلسل بڑھ رہی ہیں ہزاروں پروازیں منسوخ، زمینی آمد و رفت و کاروبارِ زندگی معطل، لاکھوں گھر بجلی سے محروم۔ ٹیکساس تا نیویارک شدید برفباری سے مفلوج ہو گیا۔ موسمیاتی ایمرجنسی جابجا نافذ۔ رائٹر کے مطابق سب کچھ منجمد، قطب شمالی کی طرح برفانی ہو چکا! تم گرین لینڈ پر قبضہ چاہتے تھے؟ لو! تمہیں یہیں بیٹھ کر قطب شمالی کا ہمسایہ گرین لینڈ بنا دیا، میکائیلی کارکنانِ الٰہی نے بحکمِ ربی۔ گلیشیر زکی سی سرزمین! قوم کی قلفی جمادی! مگر اس گلیشیر تلے معدنیات نہ ہوں گی جس کے تم در پے تھے! منی سوٹا، مینا پولس میں کارفرما حکومتی غنڈوں، ICE کی طرح اب ہر شہر میں منجمد کرنے اور پھسل کر خدانخواستہ ہڈیاں تڑوانے والی آئس آ گئی۔ تم نے دو بے گناہوں کو قتل کیا۔ پورے امریکہ میں آئس پولیس کے قتل اور درندگی، (روتے چلاتے بچے قید خانوں میں ماؤں سے جدا کر کے) پر مظاہرے شروع ہیں۔ اللہ نے گویا از خود نوٹس لے کر تمہیں اپنی ڈال دی۔ اب بورڈ آف پیس کی جگہ تم جا بجا لخت لخت، ٹکڑوں میں بکھرتی اپنی حکمرانی اور معیشت سنبھالو۔ امریکی قرضے پہلے ہی 2 لاکھ 29 ہزار ڈالر فی گھرانہ ہیں۔ اب جو تباہی ملک بھر میں اس طوفانِ عظیم سے آ رہی ہے۔ مزید مقروض کرے گی۔ (پاکستان اور امریکہ قرض شریک بھائی ہیں۔ ہمارا بھی ہر بچہ مقروض ہے۔) اب تک 100 ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا جو مزید بڑھ رہا ہے۔

اب آئیے غزہ امن پلان کی حقیقت پہ، جواب پرت در پرت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ ایک بھاری امتحان پوری انسانیت اور ضمیر عالم کے سامنے 7 اکتوبر 2023ء سے آیا۔ آخرت پر ایمان تینوں بڑے مذاہب کا بنیادی عقیدہ ہے، ان کے پیغمبروں اور آسمانی کتب کی رو سے۔ (جس میں بھرپور جھوٹ کی آمیزش سے زمینِ غزہ ادھیڑ ڈالی گئی اسرائیل اور ٹرمپ کی ملی بھگت سے۔) یہ کہ ہر انسان زمین پر امتحان دینے آتا ہے۔ اعمال فرشتے (Guardian Angels) ریکارڈ کرتے ہیں۔ قبر، یا جنت کا باغ یا دوزخ کا گڑھا بنتی ہے اعمال کی بنیاد۔ آخرت آنی ہے۔ حضورِ رب تعالیٰ پیشی، سوال جواب، حساب کتاب ہوگا۔ جس کے مطابق ابدی ٹھکانہ بنے گا۔ یہی کچھ چرچوں، کینساؤں میں کسی نہ کسی صورت پڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت جو بھاری قتل عام، نسل کشی پوری دنیا نے دیکھی، وہ ایک مذہبی جنگ ہے۔ یہود نے اپنے 'خداداد حق' کے نام پر جسے دیوانہ، وحشیانہ وار نہتی آبادی پر برسایا۔ کمال یہ ہے کہ پوری دنیا اس پر بلا ماری گئی۔ کوئی ایک ملک بھی یورپ، افریقہ، آسٹریلیا...... کسی براعظم سے اسرائیل کے ساتھ کھڑا نہ ہوا بلکہ وہ پوری دنیا سے تمام تر نفرت اور ملامت کا نشانہ ہی بنا۔ کوئی بھی یہودی، عیسائی نہ ہوا۔ (ٹرمپ کو دیکھ کر!) بلکہ فلسطینیوں کو دیکھ کر بے حساب نے ہر جا اسلام قبول کیا۔ نوکریاں، ڈگریاں بہت کچھ داؤ پر لگا دیا۔ اب بالآخر اس جنگ کے تصفیے کو ٹرمپ نے امن بورڈ بنایا ہے۔ ہر مسلمان پر یہ واضح رہے کہ قبلۂ اول، (23 لاکھ فلسطینیوں کی بے بہا قربانیوں کے ساتھ) کے تقدس اور شہداء و لواحقین کے ساتھ مبنی بر انصاف فیصلے میں فرد، فرد کا حصہ اور عنداللہ جواب دہی ہے۔ حکمرانوں، سیاست دانوں، سرمایہ کاروں، نوجوانوں، صحافیوں، عوام الناس ہر ایک کا اخروی مستقبل اس سے نتھی ہے۔ یہ سیاسی نہیں ایمانی معرکہ تھا اور ہے۔ تاریخ ساز بین الاقوامی احتجاجوں، مظاہروں، قربانیوں کے بعد یہ مرحلہ آیا۔ یہ امن بورڈ (BoP) ایک تنظیمی ڈھانچہ ہے جو بظاہر یو این سیکورٹی کونسل کی قرارداد 2803 کے تحت غزہ میں قیام امن کے لیے بنایا گیا۔ مگر عملاً اب غزہ کا نام بھی غائب ہے اور یو این کو بھی یہ ہڑپ کرنا چاہتا ہے! بورڈ کا سربراہ ٹرمپ ہے۔ مکمل آمرانہ اتھارٹی ویٹو پاور کے ساتھ۔ ایگزیکٹو بورڈ میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، وٹ کاف، کشنر، بلیئر اور اسی نوع رقماش کے دیگر صہیونی، صہیونی نواز حضرات موجود ہیں۔ مکمل اسرائیلی کنٹرول!

کمال یہ ہے کہ سوا دو سال قیامتوں سے گزرنے والا غزہ، آخر میں ایک کمزور کمی کمین، مزدور، کارکن کی حیثیت میں کھڑا ہے۔ جسے بارات کا دولہا ہونا تھا! اس کی قسمت کا فیصلہ دنیا کے بڈھے چودھری نے یکطرفہ چکا دیا۔ عملاً اس پورے افسانے میں، جس سے یورپ، روس، چین سبھی قابل ذکر قوتیں اور ممالک باہر ہیں۔ دنیا بھر سے چھوٹے ممالک ڈکٹیٹروں، بادشاہوں، غیر مقبول آمریتوں سے اعداد و شمار تو بن گئے مگر حماس اسے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ کٹنے مرنے پر رضامند مگر بے ہتھیار ہونے کا سوال نہیں۔

پلان رفح سے شروع ہو چکا۔ اطالوی صحافی نے تلخ حقائق بیان کیے ہیں۔ رفح میں بلڈوزروں سے ملبہ صاف کر کے اجسادِ خاکی کے ٹکڑوں سمیت، ایک تعمیراتی مقام بنانا ہے۔ پروگرام عین وہی ہے جو ٹرمپ نے غزہ کا ساحل سمندر پر ایک زبردست سیاحتی مرکز، عشرت گاہ بنانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لوگوں نے اسے محض سہانا/ڈراؤنا خواب سمجھا۔ اب اس کی تعبیر تیار ہے۔ مقتولین پر زمین پاٹ کر خواب پورا کرنے کا یہ پلان ہے۔ اہل غزہ پر سے بھوک، محاصرہ، سردی، کیچڑ، پھٹے ٹینٹ، فاقہ زدگی کے سارے ہتھیار آزما لیے گئے۔ 'اختیار'، 'انتخاب' اہل غزہ کا حق ہے! چاہو تو اس جہنم سے یہ سمجھ کر نکل جاؤ کہ دوبارہ کبھی نہ آؤ گے۔ کیونکہ تمہارا ٹوٹا ہوا گھر اب رئیل اسٹیٹ کا ایک (قیمتی) پلاٹ بن چکا ہے۔ مقبروں پر اب تعمیر نو ہوگی۔

رہی مسلمان ممالک کی بین الاقوامی استحکام فورس (ISF)، جس پر ہماری پارلیمنٹ میں شدید تنقید کی بوچھاڑ ہوئی۔ اس کی حقیقت خود اسرائیل کی چینل 11 نے بتادی۔ کریات کمانڈ سینیٹرتل ابیب میں امریکی ملٹری نے تصاویر (ویڈیوز بھی) پوسٹ کیں جو مصر کی درخواست پر ہٹا دی گئیں۔ (مصری فوجی اسرائیلی سینٹر میں ان کے شانہ بشانہ ISF کی تربیت لے رہے ہیں!) مصری فوج کی وہاں موجودگی کا ثبوت مشکل کھڑی کر دیتا۔ مگر بہر طور بلی تھیلے سے باہر آچکی۔ ویڈیوز موجود ہیں۔ ع 'جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستین کا۔' دنیا سے چھپنے کے سامان یہاں کام نہیں آئے تو اللہ کے ہاں یہ مناظر سکرینوں پر چلیں گے۔ انجام اسی کے ساتھ ہوگا (حدیث کے مطابق) جس سے محبت کرو گے رشانہ بہ شانہ چلو گے! مخفی کچھ بھی نہیں۔ نہ آج نہ کل!

سپین تو بورڈ کا ممبر بننے سے انکاری ہو کر نکل گیا، کیا ہم قدس کے محافظوں کے سر پر ISF کا حصہ بن کر کھڑے ہوں گے۔ اسرائیل کے علاوہ آگے بڑھ کر بورڈ ممبری کے تو دستخط کرنے والے ہمی تھے۔

ٹرمپ کے ساتھ کشنر کا کردار اور جس طرح اس نے شاہی استعماراتی انتظامات کی سلائیڈیں دکھائیں۔ واضح رہے کہ بورڈ میں ایک بھی فلسطینی شامل نہیں۔ دیواروں اور بند گیٹوں کے پیچھے صنعتی زونز کو اپارتھائیڈ نظام کے مزدور فراہم کریں گے۔ لیبل بدل کر صدیوں پرانا نظام اسی غلامی کو رائج کرے گا۔ کشنر صہیونیت کا مایہ ناز سپوت! گریٹر اسرائیل کے تخلیق کاروں میں سے ایک۔ امریکہ میں اسرائیل کا وائسرائے۔ ہر مسلمان پر حقائق واضح رہنا ضروری ہیں۔ فیصلے سوچ سمجھ کیے جائیں!

ترے بلند مناصب کی خیر ہو یا رب
کہ ان کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک

❀❀❀

پریس ریلیز 30 جنوری 2026ء

شجاع الدین شیخ

دفتر خارجہ کا بیان کہ پاکستان ابراہام معاہدے اور غزہ استحکام فورس کا حصہ نہیں بنے گا، خوش آئند ہے۔ یورپی یونین کا پاسدارانِ انقلاب کو دہشت گرد تنظیم قرار دینا اور ٹرمپ کا ایران پر حملہ کرنے پر تلے رہنا گریٹر اسرائیل کے منصوبے کا تسلسل ہے۔

دفتر خارجہ کا بیان کہ پاکستان ابراہام معاہدے اور غزہ استحکام فورس کا حصہ نہیں بنے گا خوش آئند ہے۔ یورپی یونین کا پاسدارانِ انقلاب کو دہشت گرد تنظیم قرار دینا اور ٹرمپ کا ایران پر حملہ کرنے پر تلے رہنا گریٹر اسرائیل کے منصوبے کا تسلسل ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ اگرچہ پاکستان کے دفتر خارجہ نے بیان دیا ہے کہ وہ ابراہام معاہدے اور غزہ استحکام فورس کا حصہ نہیں بنے گا تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ مملکتِ خداداد واشگاف الفاظ میں اعلان کرے کہ وہ غزہ و فلسطین کے حوالے سے امریکہ اور اسرائیل کے کسی منصوبے کا حصہ نہیں بنے گی اور ٹرمپ کے اعلان کردہ نام نہاد 'غزہ امن بورڈ' اور 'بورڈ آف پیس' میں شمولیت کے فیصلہ سے بھی دست بردار ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ غزہ کے مجاہدین اور عوام نے 70,000 سے زائد شہادتیں پیش کر کے دنیا بھر میں اسرائیل کے حقیقی ابلیسی چہرہ کو بے نقاب کیا ہے۔ گزشتہ دو برس سے زائد عرصہ کے دوران غزہ کے شہداء اور زخمیوں نے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی جانب سے ہر نوع کی نسل کشی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ کوئی مسلم ملک اس عظیم قربانی کو ٹرمپ اور نیتن یاہو کی خواہشات کی نظر کرنے کی سازش کا حصہ نہ بنے۔ اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل مشرقِ وسطیٰ کے مسلم ممالک کو رام کر کے اب اپنے مذموم توسیعی مقصد یعنی گریٹر اسرائیل کا راستہ صاف کرنے کے لیے خلیج فارس کی طرف بڑھ رہا ہے اور اپنے جنگی معاون امریکہ کے ذریعہ ایران پر حملہ کروانے کی بھرپور تیاری کر رہا ہے۔ دوسری طرف یورپی یونین پاسدارانِ انقلاب کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر ایران پر مزید معاشی، سیاسی، سفارتی و عسکری دباؤ بڑھانے میں اسرائیل کا مکمل ساتھ دے رہی ہے۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو چاہتے ہیں کہ ایران میں جلد از جلد رجیم چینج کی جائے تاکہ وہ اپنے اصل ہدف پاکستان کی طرف بڑھ سکیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ تمام مسلم ممالک کو خبردار رہنا چاہیے کہ جب تک وہ آپس کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر سیاسی، معاشی اور عسکری اتحاد قائم نہیں کرتے، اُس وقت تک دشمن کو جواب دینا، فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی عملی مدد کرنا، مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت کرنا اور دنیا میں اسلام کے نظام عدلِ اجتماعی کو قائم و نافذ کرنا ممکن نہیں، جس کے باعث دنیا اور آخرت دونوں کے خسارہ کا خدشہ ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہفت روزہ "ندائے خلافت"

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب، ایک علمی، دعوتی اور تربیتی رسالہ!

صرف آپ ہی کے زیرِ مطالعہ کیوں؟

وقت اور حالات کی اشد ضرورت ہے کہ اسے ایک مشن سمجھ کر واعظین و مربیین، تعلیمی اداروں، لائبریریوں، مکتبہ جات اور ہر گھر و فرد اور خاص طور پر الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر اپنے دوست، احباب اور اعزہ و اقرباء تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر سید بخاری فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم بی ایس سوشل ورک، قد "3'.5، کے لیے دینی مزاج کے حامل اعلیٰ تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-4513673

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اسلام میں عظمتِ انسان کا تحفظ

محب اللہ قاسمی

تمام انسان، خواہ وہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں رہتے ہوں، کسی بھی مذہب کو ماننے والے ہوں مگر اللہ کا بندہ ہونے، اپنی تخلیق، شکل وصورت اور آدم کی اولاد ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ جیسے درخت کی شاخیں بہت سی ہوتی ہیں، لیکن اس کی جڑ ایک ہوتی ہے۔ اس لیے ان کا باہمی تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک صالح معاشرے اور انسانیت کی بقا کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اسلام نے انسانوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنے اور باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے پر زور دیا ہے۔ اس نے واضح کیا ہے کہ تمام انسانوں کو اللہ نے ہی پیدا کیا ہے اس لیے ان سب کو اللہ سے ہی ڈرنا چاہیے:

”لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیے۔“ (النساء:1)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی دیگر مخلوقات پر فضیلت بخشتے ہوئے فرمایا:

”یہ تو ہماری عنایت ہے کہ بنی آدم کو بزرگی (عزت) دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت (فضیلت) بخشی۔“ (بنی اسرائیل:70)

اس لحاظ سے تمام انسان ایک آدم کی اولاد ہیں اور انہی کی نسبت سے ان کے درمیان تعلقات قائم ہیں، اس لیے کسی کو کسی پر کوئی فخر کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے تمام انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! بلاشبہ تمہارا رب ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہے، جان لو کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت اور برتری حاصل ہے، سوائے تقویٰ کے۔“ (مسند احمد)

انسان بحیثیت مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہیں۔ جس طرح ایک کنبہ میں مل جل کر خوش اسلوبی سے رہنے والا انسان اچھا مانا جاتا ہے، اسی طرح اس دنیا میں امن وسکون اور محبت سے رہنے والا انسان اللہ کی نگاہ میں بہتر ہے۔ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: ”مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ کے بندوں کے ساتھ احسان اور بھلائی کا رویہ اختیار کرے۔“ (طبرانی)

اس لیے انسان دین اور مذہب کی بنیاد پر انسانوں کے درمیان جنگ وجدال مناسب نہیں۔ رنگ ونسل کی وجہ سے اختلاف وانتشار درست رویہ نہیں۔ مال ودولت کی وجہ سے کسی کو باعزت وباوقار سمجھا جائے اور غربت ومفلسی کے سبب ذلیل وخوار کیا جائے یہ صحیح نہیں بلکہ اچھے وبرے کی اور عزت وشرافت کا پیمانہ یہ ہے کہ کون اللہ سے کتنا ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا (یعنی سب کی اصل ایک ہی ہے) اور تمہیں خاندانوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے یہاں تم سب میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔“ (الحجرات:13)

اس آیت کریمہ میں اللہ نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ تمام انسانوں کو مخاطب کیا ہے اور ان کو یہ واضح پیغام دیا ہے کہ تمام انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں، بلکہ سب کی تخلیق ایک ہی انداز سے ہوئی ہے۔ ان کا قبیلوں اور خاندانوں میں بانٹا جانا اس لیے نہیں ہوا کہ وہ اختلاف وانتشار کا شکار ہوں یا آپس میں لڑیں، بھڑیں اور خوں ریزی کریں، یا خاندانی حسب ونسب کے غرور میں چور ہوکر دوسروں کو نیچا سمجھیں بلکہ اس وجہ سے ہے تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی شناخت کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ نے شرافت وسربلندی کا صرف ایک ہی معیار رکھا ہے اور وہ ہے تقویٰ، یعنی اپنے خالق ومالک کا ڈر، مرنے کے بعد اپنے اعمال کی جوابدہی کا احساس۔ یہ معیار انسانوں کے دلوں کو باہم جوڑنے اور الفت ومحبت کے ساتھ رہنے کا پیغام دیتا ہے۔ نیک انسان اپنے کسی ذاتی مفاد کی خاطر کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو بلکہ ہر حال میں وہ اپنے رب کی رضا کا خیال رکھتا ہے۔ یہ قابل رشک خصوصیت کسی کے اندر ہے تو وہ باوقار، قابل اعتبار اور لائق احترام ہے، خواہ وہ کسی معمولی گھرانے میں پیدا ہوا ہو۔ پھر ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہوتا ہے۔ انھیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہونے دیتا اور ان کی اس طرح مدد کرتا ہے کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا۔“ (الطلاق:2)

اگر ہم سیرت کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار ومشرکین اور اہل کتاب کے ساتھ انسانیت کے تحفظ اور قیامِ امن کے لیے بہت سے معاہدے کیے تاکہ ظلم وستم کا سدباب ہو، خوں ریزی کو روکا جاسکے، کوئی مذہب کسی کے لیے وبالِ جان نہ بنے، کسی کو محض اس لیے نہ قتل کرے کہ وہ دوسرے مذہب کا ہے یا دوسرے قبیلے اور خاندان سے ہے۔ بلکہ لوگ بحیثیت انسان آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اس کے ساتھ ہی آپ انسانیت کے دشمن پر بھی کڑی نظر رکھتے تھے تاکہ کہیں کوئی فساد سر نہ اُٹھا سکے اور انسانیت کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

انسان جب اپنی اس حیثیت کو بھول جاتا ہے یا احساس برتری میں مبتلا ہوجاتا ہے تو فتنہ وفساد پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ پھر حسد، کبر، غیبت، چوری، چغلی، قتل وغارت گری، بدکاری وبداخلاقی جیسی بیماریوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی اصلاح وتربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مولانا حالیؒ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا:

فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان بنا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

آج انسان اپنی عظمت کھو بیٹھا ہے، غلط جگہ پر اپنا معیار ووقار تلاش کر رہا ہے، دنیا کے عارضی عیش وآرام کو اپنی زندگی کا مرام (مقصد) بنالیا۔ پوری طرح خواہشِ نفس کا غلام بن کر بے غیرتی اور بے عزتی کے حدود پار کررہا ہے۔ انسانی جان کا کوئی احترام باقی نہیں رہ گیا۔ انسان کے وہ سارے اخلاقی اقدار جن سے انسان اور شیطان میں امتیاز ہو، گم ہوتے جارہے ہیں۔ نتیجہ پوری دنیا تباہی کے دہانے پر آگئی ہے۔ ایسے میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ بحیثیت انسان لوگوں کا باہمی میل اور اس کے تعلقات خوشگوار ہوں اور بھولے بھٹکوں کو سیدھی سچی راہ دکھائی جائے، مذہب اور گروہ بندی کی بنیاد پر کسی قسم کی کوئی لڑائی نہ ہو۔ انھیں اس نظام سے آگاہ کرایا جائے جو انسانیت کا خیر خواہ اور فلاحِ دارین کا ضامن ہے۔

❀❀❀

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- قابض اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق رفح کراسنگ مکمل اسرائیلی نگرانی کے ساتھ محدود طور پر کھولنے کی منظوری دینے پر اتفاق ہو گیا ہے۔
- غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں انسانی بحران بدترین سطح پر پہنچ چکا ہے، جہاں شدید سردی، بمباری، محاصرے اور بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث بچوں سمیت عام شہریوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ عالمی برادری کی اپیلوں کے باوجود حالات میں کوئی بنیادی بہتری نظر نہیں آ رہی۔
- اسرائیلی فوج کی جانب سے شمالی، وسطی اور جنوبی غزہ میں رہائشی عمارتوں، طبی مراکز اور شہری علاقوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں مزید تباہی، نقل مکانی اور انسانی المیوں میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ اجتماعی قبروں سے شہداء کی نعشوں کی برآمدگی جنگی جرائم کی سنگینی کو بے نقاب کر رہی ہے۔
- مقبوضہ فلسطین میں تعلیم کے شعبے کو منظم انداز میں تباہ کیا جا رہا ہے، جہاں غزہ میں چھ لاکھ سے زائد بچے گزشتہ دو برس سے تعلیم سے محروم ہیں، نوے فیصد سے زائد تعلیمی ادارے تباہ یا ناکارہ ہو چکے ہیں، ہزاروں طلبہ و اساتذہ شہید ہو چکے ہیں اور ایک پوری نسل کے تعلیمی و فکری مستقبل کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں جبکہ اسرائیلی پارلیمنٹ نے ایک ایسا قانون منظور کر لیا ہے جس کے تحت مشرقی یروشلم سمیت تعلیم کے نظام میں وہ فلسطینی اساتذہ جو فلسطینی اداروں سے تعلیم یافتہ ہیں، اُنہیں ملازمت کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر غزہ، مغربی کنارے اور القدس میں جاری صورت حال ایک منظم انسانی، تعلیمی، معاشی اور سماجی تباہی کی عکاس ہے، جسے انسانی حقوق کی تنظیمیں جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے زمرے میں شمار کر رہی ہیں، جبکہ عالمی برادری سے فوری اور مؤثر مداخلت کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔

- صحافیوں اور امدادی کارکنوں کے لیے غزہ دنیا کا سب سے خطرناک خطہ بن چکا ہے، جہاں سینکڑوں صحافی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ صحافیوں کے داخلے پر پابندیاں زمینی حقائق کو چھپانے اور اسرائیلی بیانیے کو تقویت دینے کی کوشش قرار دی جا رہی ہیں۔
- بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کو محدود مزاحمت کا سامنا ہے، جہاں فرانس نے غزہ سے متعلق مجوزہ امن منصوبوں پر قانونی تحفظات ظاہر کیے ہیں اور اسپین نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی بستیوں کی سیاحت کی تشہیر پر باضابطہ تفتیش شروع کر دی ہے۔
- غزہ میں معاشی بحران شدت اختیار کر گیا ہے، جہاں بینک آف فلسطین کی جانب سے درجنوں ملازمین کی اچانک برطرفی نے پہلے سے پریشان حال خاندانوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے، اور اس اقدام کو انسانی حقوق کے اصولوں کے منافی قرار دیا جا رہا ہے۔
- حماس کے عسکری ترجمان ابوعبیدہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے اسرائیلی کی لاش کے مقام سے متعلق تمام دستیاب تفصیلات اور معلومات ثالثی کرنے والے فریقوں کو فراہم کر دی ہیں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **ایران: ہائی الرٹ جاری:** ایرانی عسکری قیادت نے ہائی الرٹ جاری کرتے ہوئے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای سے متعلق افواہوں کی سرکاری سطح پر سختی سے تردید کر دی ہے اور امریکا اور اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ کسی بھی حملے کی صورت میں اسے مکمل جنگ تصور کیا جائے گا اور فوری و سخت جواب دیا جائے گا۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ایران نے اپنا پہلا طویل فاصلے تک مار کرنے والا میزائل کامیابی سے تجربہ کیا ہے جو امریکہ کے مشرقی ساحل تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ میزائل کا فائرنگ ٹیسٹ ایران کے انقلاب پسند گارڈز کے ایک اڈے سے کیا گیا اور ممکنہ طور پر رینج تقریباً 3700 میل تک بتائی گئی ہے۔

ایران کی انسداد دہشت گردی فورس نے کئی مقامات پر چھاپے مار کر اسرائیل کی خفیہ ایجنسی سے جڑے فسادیوں کی گرفتاری کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ ایرانی میڈیا نے ملک میں فساد میں ملوث گرفتار افراد کی ویڈیوز بھی جاری کی ہیں اور عالمی برادری کو امریکا اور اسرائیل کی دہشت گردی کی معاونت کرنے سے متعلق آگاہ کیا ہے۔

دوسری طرف امریکا کی بڑی بحری و فضائی فوجی طاقت خطے کی جانب روانہ ہو چکی ہے، برطانیہ نے قطر میں لڑاکا طیارے تعینات کر دیئے ہیں ترکیہ نے خبردار کیا کہ اسرائیل ایران پر حملے کا موقع تلاش کر رہا ہے، فضائی کمپنیوں نے اسرائیل کے لیے پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ جبکہ متحدہ عرب امارات نے کہا ہے کہ ایران پر حملے کے لئے وہ اپنی بری، بحری اور فضائی حدود کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

- **افغانستان: 36 افراد کو سرعام کوڑے:** صوبہ خوست میں طالبان حکومت کی جانب سے ایک ہی روز مختلف جرائم میں گرفتار کم از کم 36 افراد کو سرعام کوڑے مارے گئے۔ ان ملزمان کو سپریم کورٹ نے سرعام کوڑے مارنے کی سزائیں سنائی تھیں۔

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان میں دہشت گردی اور عدم استحکام کے باعث بے روزگاری 75 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ سرمایہ کاری کے لیے حالات انتہائی خطرناک قرار دیئے گئے ہیں، لاکھوں افراد شدید بھوک اور غذائی قلت کا شکار ہیں، طالبان حکومت کو سنگین انسانی بحران کا سامنا ہے جبکہ شدید برفباری اور موسلا دھار بارشوں کے نتیجے میں 61 افراد جاں بحق، سینکڑوں مکانات تباہ ہو چکے ہیں، شاہراہیں بند ہیں اور امدادی کارروائیاں شدید مشکلات کا شکار ہیں۔

- **بھارت: بابا بلھے شاہ کی 100 سالہ قدیم درگاہ پر ہندوتوا کے غنڈوں کا حملہ:** شمالی ریاست اترکاشی کے شہر مسوری میں ایک صدی قبل صوفی شاعر بابا بلھے شاہ کی یاد میں بنائی درگاہ پر ہندوتوا کے غنڈوں نے رات کے اندھیرے میں داخل ہو کر ہتھوڑے اور لوہے کی راڈوں سے عمارت کو گرانے کی کوشش کی اور مرکزی حصے میں واقع لائبریری میں مذہبی کتب کو نذر آتش کر دیا۔ انتہا پسندوں گروہ نے درگاہ کی دیواروں پر اشتعال انگیز نعرے بھی لکھے اور عطیات کے ڈبے سے نقد رقم بھی چرا لی۔ لیت ولعل سے کام لینے کے بعد بادل نخواستہ پولیس نے ایف آئی آر درج کر لی ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیرِ اہتمام ملک بھر میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ مضامین قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

مرتب: حبیب آصف شیخ

نوٹ: جہاں پر (☆) کا نشان ہے وہاں خواتین کی شرکت کا باپردہ انتظام ہے۔

دورۂ ترجمہ قرآن کے اہم مقامات

محترم شجاع الدین شیخ
امیر تنظیم اسلامی
ڈی فلورلیس مارکی، نزد ایل ڈی اے
سپورٹس کمپلیکس، جوہر ٹاؤن لاہور☆
0321-3864939
0333-4183937

محترم اعجاز لطیف
نائب امیر تنظیم اسلامی
دی رائل پیلس ایونٹ کمپلیکس
نواز شریف انٹرچینج، بیدیاں روڈ
لاہور☆
0321-4382552

محترم حافظ عاطف وحید
دورۂ ترجمہ قرآن
غلام ربانی قریشی ویلفیئر ٹرسٹ
اینڈ کڈنی سنٹر، کہوٹہ☆
0300-5018029

محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف
ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی
مسجد دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی،
ملتان روڈ، چوہنگ، لاہور☆
0332-8420933
0312-5095994

محترم عبداللہ محمود
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی،
36 کے ماڈل ٹاؤن،
لاہور☆
0321-4784832
0333-4500451

حلقہ مالاکنڈ

مدرس	نصاب	مقام	رابطہ نمبر
محترم شوکت اللہ شاکر	منتخب نصاب	مسجد عثمان ذوالنورین، اختر غونڈئی	0302-5664585
محترم حبیب علی	رواں ترجمہ	مسجد اتات خیل، غالیگے، سوات	0346-9475724
ویڈیو بائی محترمؒ	آخری منزل	جامع مسجد نورالاسلام، شریف آباد، کبل سوات	0345-9519148
محترم نبی محسن	رواں ترجمہ	مسجد عثمان، مینہ ماموند، باجوڑ	0306-3623912
حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی			
محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان	دورۂ ترجمہ قرآن	اوکیژن مارکی، ناصر باغ روڈ، بالمقابل نصیر ٹیچنگ ہسپتال، پشاور☆	0333-4788921
محترم عبدالناصر صافی	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد ابوبکر صدیق، سعد اللہ جان کالونی، عقب نیازی بس اڈہ و ایڈمور پمپ، نزد جی ٹی روڈ ٹیلیفون ایکسچینج، حاجی کیمپ پشاور☆	0345-9121006 0333-5009760
محترم فضل باسط	دورۂ ترجمہ قرآن	ملک شادی ہال، سواتی پھاٹک، پشاور صدر☆	0333-9102402 0312-9102402
محترم حبیب الرحمٰن	دورۂ ترجمہ قرآن	زڑہ میانہ، تحصیل و ضلع نوشہرہ☆	0348-9120354
محترم فیصل ظہیر قاضی	خلاصۂ مضامین قرآن	نوشہرہ کالج آف نرسنگ، مین جی ٹی روڈ، حکیم آباد تحصیل و ضلع نوشہرہ☆	0345-7228750
محترم ارشد علی	خلاصۂ مضامین قرآن	مسجد اجمیر، خوشحال کلے، طورو، ضلع مردان	0311-1087085
محترم نور خالد	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن، پولیس لائن روڈ، نزد گرلز کالج نمبر 2، ڈی آئی خان	0313-9229399
حلقہ اسلام آباد			
محترم ڈاکٹر ضمیر اختر خان	دورۂ ترجمہ قرآن	ریگالیہ ہوٹل سٹریٹ G-6/148 نزد نیو آبپارہ☆	0333-5120812
محترم محمد شہریار	دورۂ ترجمہ قرآن	گرینڈ اوئسس مارکی نزد پٹرول پمپ سروس روڈ فیز 2، غوری ٹاؤن☆	0314-8925873
محترم علی آصف	دورۂ ترجمہ قرآن	wasna event complex بلاک E جناح گارڈن نزد نیول اینکریج☆	0311-1574837
محترم سرفراز احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	آدم لاج چٹھہ بختاور پارک روڈ☆	0300-5114500

0314-5835458	ملن شادی ہال مین مری روڈ بہارہ کہو ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم اسفند اعجاز خان
0313-9856449	چودھری میرج ہال، نئی آبادی ماڈل ٹاؤن، ھمک ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم سہیل شہزاد
0335-5333095	بیسمنٹ مسجد ہال کک سٹارٹ پلاٹ نمبر 10189-I/3	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم شعیب خالد
0310-7944508	قرآن انسٹیوٹ گراؤنڈ فلور سلک سنٹر سٹریٹ 18 فیز 2 پاکستان ٹاؤن ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم عامر نوید
0334-4328173	جبل نور مسجد بلال روڈ سیکٹر F-11/3 ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم اعجاز حسین
0301-4733804	جامع مسجد قرطبہ، خالد بن ولید روڈ سٹریٹ نمبر 76 سیکٹر E-11/2 ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم محمد شاہد
0345-5511341	قرآن کمپلیکس پیپونٹ ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم محمد اسامہ
0345-8562055	ریان مارکی ایسٹ سروس روڈ G-13 ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم ڈاکٹر خالد محمود
0332-1311222	جامع مسجد الہدیٰ سٹریٹ نمبر 39 سیکٹر G-11/2 ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم ندیم حسین
0333-5179063	ہاؤس نمبر 46 سٹریٹ 36 سیکٹر D-17/2 ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم وقار اشرف
0345-5992634	مسجد صراط الجنہ کمپنی باغ، مری ☆	دورۂ ترجمہ قرآن (ویڈیو)	محترم شجاع الدین شیخ
0317-5634789	قرآن اکیڈمی نزد پکھرال چوک کھلہ بٹ، ٹاؤن شپ، ہری پور ☆	دورۂ ترجمہ قرآن (ویڈیو)	محترم شجاع الدین شیخ
0333-5057120	مدنی جامع مسجد اریگیشن جب پل، مانسہرہ روڈ	دورۂ ترجمہ قرآن (ویڈیو)	محترم شجاع الدین شیخ
0320-8288818	عباس پلازہ بالمقابل پراچہ مال ڈھانگری چوک، مانسہرہ	دورۂ ترجمہ قرآن (ویڈیو)	محترم شجاع الدین شیخ

حلقہ پنجاب شمالی

0300-5077164	دیوان خاص میرج ہال نزد مصریال روڈ راولپنڈی کینٹ ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم محمد نواز
0333-5151916	الہدیٰ مسجد گلی نمبر 24 اے، پیپلز کالونی ڈھیخ بھانہ راولپنڈی	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم وقار احمد
0312-5090498 0318-5349518	البراق مارکی بس سٹاپ، خیابان شفاء، شادمان ٹاؤن، چکری روڈ راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم دلاور علی
0321-5159579	وینیو مارکی کوٹھا کلاں، مورگاہ راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم ابو محمد
0335-5555240	ریلیشن مارکی ہائی کورٹ روڈ گلریز گیٹ 2 راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم سعد محمود
0334-4221060	میجسٹی مارکی، بحریہ فیز 7، نزد اللہ چوک، بحریہ ٹاؤن ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم رضوان حیدر
0300-5158417	کیپری مارکی، راول روڈ، راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم ہارون یونس
	جامع مسجد حرمین شریفین، گلزار قائد، راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم عثمان عبداللہ
	میرجان شادی ہال، ڈھوک حافظ پرانا ائیر پورٹ روڈ، راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم حمزہ شاہد
	کشمیر پلازہ، سیکٹر 4 ائیر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی، راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم نعمان طارق
0300-8550773	رائل مینشن، سید پور روڈ، حیدری چوک، روالپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم عبداللہ حنیف
0333-5758239	راج ویڈنگ ہال، کھنہ روڈ، راولپنڈی ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم توقیر احمد
0345-5612409	رائل پیلس بینکوئٹ ہال نیو ٹی جی ٹی روڈ واہ کینٹ ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم شفاء اللہ

حلقہ پوٹھوہار

0332-5932578	جامع مسجد DHQ ہسپتال، چکوال	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم خرم شہزاد بٹ
0321-9506204	جامع مسجد العابد، وارڈ نمبر 7، حیات سر روڈ گوجر خان	ویڈیو پروگرام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
0346-5065890	ممتاز بینکوئٹ شادی ہال، میر پور ☆	دورۂ ترجمہ قرآن	محترم حافظ ندیم مجید

حلقہ گوجرانوالہ

محترم عبدالرحمن رفیق/ زین العابدین	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد تقویٰ مرکز تنظیم اسلامی، گجرات ☆	0345-1498130
محترم نعیم صفدر بھٹہ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد احیائے دین مدثر شہید روڈ، ہنٹر پورہ، سیالکوٹ ☆	0336-7148284
محترم انجینئر محمد وقار اللہ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد نمرہ، مرکز تنظیم اسلامی، محلہ ملک پارک سوئی گیس لنک روڈ ☆	0300-0958229
محترم علی جنید میر	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد گامے شاہ، محلہ سادھو، نزد میر عبدالغنی چوک ☆	0332-9679674
ویڈیو بانی محترم رحمہ اللہ	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد المصطفیٰ مرکز تنظیم اسلامی، گھنیاں روڈ	0336-9068600

حلقہ لاہور شرقی

محترم شہباز احمد شیخ	دورۂ ترجمہ قرآن	علی سبحانی شادی ہال، نزد ٹو کے والا چوک، شاد باغ، لاہور ☆	0334-4216116
محترم ملک شیر افگن	دورۂ ترجمہ قرآن	عسکری مارکی، بالمقابل عسکری 3، بیدیاں روڈ، لاہور ☆	0321-5112322
محترم ڈاکٹر عثمان خالد	دورۂ ترجمہ قرآن	نور محل ایونٹ کمپلیکس، بینک سٹاپ، فیروز پور روڈ، لاہور ☆	0321-8477002
محترم مولانا خائستہ اکبر	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد الھدیٰ، بہار شاہ روڈ، جوڑے پل، لاہور ☆	0323-4974115
محترم نعیم اختر عدنان	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد نور الہدیٰ، فیروز والہ، سکیم نمبر 4، سوئی گیس روڈ، شاہدرہ	0340-4657742

حلقہ لاہور غربی

محترم مولانا خان بہادر	دورۂ ترجمہ قرآن	ہیون مارکی، بالمقابل بحریہ ٹاؤن مین گیٹ، متصل ہفتہ بازار ☆	0321-8239921
محترم نثار خان	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد بنت کعبہ، N-866 پونچھ روڈ، سمن آباد، لاہور ☆	0300-4054762
محترم محمود حماد	خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد حسنین بن علی بالمقابل مکان نمبر 1324 بلاک G بحریہ آرچرڈ لاہور ☆	0321-8239921
محترم محمد عظیم	خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد عائشہ، سمارٹ ٹاؤن، نزد انجینئرز ٹاؤن، ڈیفنس روڈ، لاہور ☆	0321-463-894
محترم قاری غلام مرتضیٰ	خلاصہ مضامین قرآن	قصر سعید بینکویٹ ہال، مین وحدت روڈ، مصطفیٰ ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ☆	0334-4162499
محترم ثمر اقبال	خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ (مرکز تنظیم اسلامی شیخوپورہ)، نزد ببر کلب، چٹی کوٹھی روڈ شیخوپورہ ☆	0300-8106067

حلقہ سرگودھا

مولانا محمد عامر	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن مین سیٹلائیٹ ٹاؤن روڈ نزد منیر ہسپتال سرگودھا ☆	0303-0840837
ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد نور القرآن، البرکہ کمپلیکس، سول لائن، جوہر آباد	0300-5601000
محترم نور خان	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد بیت المکرم، پی اے ایف روڈ، میانوالی	0332-7722972

حلقہ فیصل آباد

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی فیصل آباد ☆	0333-9837986
محترم عبداللہ اسماعیل	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد عبداللہ محلہ سلطان والہ ☆	0300-8431317
محترم ڈاکٹر فیضان حسن	دورۂ ترجمہ قرآن	المدینہ مارکی ستیانہ روڈ بالمقابل ٹوٹل پمپ رچنا ٹاؤن ☆	0344-8885999
محترم احتشام حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد سوہا پلازہ شیخوپورہ روڈ ☆	0313-7061069
محترم عبدالرزاق	دورۂ ترجمہ قرآن	واپڈا سٹی ☆	0301-8661242
محترم عدنان نوشیر	دورۂ ترجمہ قرآن	گلستان میرج ہال ملت چوک	0323-7677019
محترم یاسر سعید	دورۂ ترجمہ قرآن	سمن آباد	0300-6309368

محترم سفیان علی	دورۂ ترجمہ قرآن	رحمٰن مسجد، منصورہ آباد	0300-7997862
محترم فیصل افضل	دورۂ ترجمہ قرآن	جنت مارکی، افغان آباد☆	0322-7974746
پروفیسر خلیل الرحمن	خلاصہ مضامین قرآن	النور مسجد گوجرہ روڈ ٹوبہ	0300-4453515
		حلقہ ساہیوال	
محترم محمد مجاہد امین	خلاصہ مضامین قرآن	قرآن مرکز کینال ویو گارڈن ہوتہ روڈ عارف والا ☆	0300-0971784
محترم محمد عبداللہ سلیم	خلاصہ مضامین قرآن	جامع مسجد آصف وعذرا موکل کالونی، ساہیوال ☆	0301-3168596
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خلاصہ مضامین قرآن	بورے والا ٹرسٹ ہاسپٹل، لاہور روڈ بورے والا	0300-6991080
محترم حافظ رفاقت علی	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن مرکز شیخ کاٹن فیکٹری کالونی، وہاڑی ☆	0301-6579792
		حلقہ بہاولنگر	
نثار احمد شفیق	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد فاطمہ، المعروف جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی گلشن، حشمت ☆	0333-6328570
محترم سجاد سرور	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی، رحمٰن ٹاون	0300-7232845
محترم محمد امین نوشاہی	درس قرآن (روزانہ)	مسجد گلزار حبیب، مسلم ٹاون ☆	0333-6339600
پروفیسر (ر) محمود اسلم	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن مرکز تنظیم اسلامی، گلی نمبر 22، فاروق آباد شرقی ☆	0306-7861702
حافظ شمس الحق اعوان	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد جامع القرآن اکیڈمی گرین ٹاون چک نمبر 19 مروٹ ☆	0322-1020319
ویڈیو محترم شجاع الدین شیخ	خلاصہ مضامین قرآن	ماشاء اللہ ٹریڈرز جنرل سٹور، فیصل بازار فقیر والی	0301-2322055
محترم محمد عامر	دورۂ ترجمہ قرآن	نیکسس اسکول ہیڈ آفس، اکبر کالونی، بہاولپور ☆	0333-6388277
قاری محمد ندیم	دورۂ ترجمہ قرآن	سر صادق بینکویٹ میرج ہال صدر پلی بہاولپور ☆	0321-6801963
		حلقہ پنجاب جنوبی	
محترم مرزا قمر رئیس	دورۂ ترجمہ قرآن	النور فنکشن ہال، نیو ملتان ☆	0302-7311901
محترم عثمان صابر	دورۂ ترجمہ قرآن	راجستھان مارکی، بالمقابل گلزیب کالونی، ممتاز آباد، ملتان ☆	0300-9636192
محترم فاروق احمد	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، آفیسرز کالونی، ملتان ☆	0300-6814664
محترم جام عابد حسین	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، بی زیڈ یو کیمپس، بوسن روڈ، ملتان ☆	0321-6301139
محترم سلیم اختر	دورۂ ترجمہ قرآن	جامع مسجد قرطبہ، گارڈن ٹاون، ملتان کینٹ ☆	0300-8731016
محترم حافظ محمد اسد انصاری	دورۂ ترجمہ قرآن	الرمضان مارکی [الغفار میرج ھال]، بدھلہ روڈ، نزد نایاب سٹی، ملتان ☆	0300-8115135
محترم محمد عرفان بٹ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد عرفان الھدیٰ، نزد قصوری چوک، ملتان ☆	0308-7888849
محترم حافظ محمد جنید	دورۂ ترجمہ قرآن	دسترخوان ھال، خونی برج، ملتان	0321-7307700
محترم اسد صدیقی	دورۂ ترجمہ قرآن	کنٹری کیمپ سکولنگ سسٹم، نزد ایم ڈی اے چوک، ملتان ☆	0322-6136004
محترم افضل حق	دورۂ ترجمہ قرآن	روپ میرج، کلب، پیراں غائب روڈ، ملتان ☆	0302-7316966
محترم محمد شہر یار	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، کوٹ ادو ☆	0346-4788322

حلقہ کراچی شمالی

محترم عمیر کریم	دورۂ ترجمہ قرآن	پلاٹ نمبر-4-D,14 / 16 وائٹ گولڈ ناظم آباد نمبر 4، کراچی ☆	0300-8293917
محترم عاطف محمود	دورۂ ترجمہ قرآن	کاسا مینو بینکوئیٹ، نزد 5 اسٹار چورنگی، نارتھ ناظم آباد ☆	0321-3344087
محترم سید سلیم الدین	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9 ☆	0313-3425072
محترم محمد ارشد	دورۂ ترجمہ قرآن	رائل ڈائمنڈ بنکوئیٹ بلاک 17، فیڈرل بی ایریا ☆	0302-8271743
محترم محمد خرم	دورۂ ترجمہ قرآن	گھانچی کمیونٹی بینکوئیٹ بلاک L سخی حسن چورنگی نارتھ ناظم آباد ☆	0321-2828025
محترم محمد یاسر	خلاصہ مضامین قرآن	C-174 بلاک 6 فیڈرل بی ایریا ☆	0313-1026838
محترم حذیفہ محمود	خلاصہ مضامین قرآن	علی کیسل میرج لان بالمقابل رحمانیہ مسجد سعید آباد بلدیہ ٹاؤن ☆	0321-2925200
محترم محمد عمران	خلاصہ مضامین قرآن	اے ون ریسٹورینٹ میرج ہال اے ون اسٹریٹ چشتی نگر سیکٹر 11½، اورنگی ٹاؤن ☆	0321-2260360
محترم آغا آصف	خلاصہ مضامین قرآن	امامہ لان سیکٹر 16 / 1 گلشن بہار نزد جرمن اسکول، اورنگی ٹاؤن ☆	0321-2260360

حلقہ کراچی وسطی

محترم انجینئر سید نعمان اختر	دورۂ ترجمہ قرآن	پلاٹ قرآن مرکز جوہر، نزد منور چورنگی ☆	0300-3377240
محترم اسامہ جاوید عثمانی	دورۂ ترجمہ قرآن	الخیر کمیونٹی سینٹر، ابراہیم ولاز، جامعہ ملیہ روڈ، ملیر سٹی ☆	0333-2392278
محترم فیصل منظور	دورۂ ترجمہ قرآن	پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس۔کمیونٹی بنکوئیٹ، PECHS بلاک 2، مین شاہراہ قائدین ☆	0345-2156660
محترم راشد حسین شاہ	دورۂ ترجمہ قرآن	THE VENUE BANQUET HALL☆	0321-8290465
محترم غلام مصطفی بٹ	دورۂ ترجمہ قرآن	الحناء گارڈن، ابوالحسن اصفہانی روڈ بلاک 4 گلشن اقبال ☆	0334-3453195
محترم انجینئر محمد عثمان علی	دورۂ ترجمہ قرآن	PIAN نزد حسن اسکوائر، گلشن اقبال ☆	0321-2013951
محترم حافظ محمد اسد قریشی	دورۂ ترجمہ قرآن	سی لان، بلاک 13A گلشن اقبال ☆	0331-2022208
محترم سید وجاہت علی	دورۂ ترجمہ قرآن	سفینہ بینکوئٹ، بلاک 9 گلستان جوہر، کراچی ☆	0300-2772911
محترم محمد ظہیر صاحب	دورۂ ترجمہ قرآن	ڈیفوڈلز لان، مین جناح ایونیو، ماڈل کالونی ☆	0322-2358939
محترم عزیز ظفر صدیقی	دورۂ ترجمہ قرآن	رائل کراؤن کلب، کھوکھرا پار، ملیر ☆	0333-3476182
محترم محمد حسین صاحب	دورۂ ترجمہ قرآن	E Complex College آڈیٹوریم گلشن حدید فیز 1 نزد خیبر اسٹور ☆	0327-2066500
محترم غضنفر عمر صدیقی	دورۂ ترجمہ قرآن	Al Mehran Hostel-2, R-61-62, Near Mangal Bazar Sector-17A, Shah Lateef Town	

حلقہ کراچی جنوبی

محترم ڈاکٹر محمد الیاس	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن اکیڈمی، مسجد جامع القرآن، اسٹریٹ 34، خیابان راحت، درخشاں ڈیفنس فیز 6 ☆	0304-2135558
محترم عامر خان	دورۂ ترجمہ قرآن	گلستان انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ ☆	0321-9221929
انجینئر نعمان آفتاب	دورۂ ترجمہ قرآن	ریڈیسن میرج لان، KPT انٹر چینج بالمقابل ایکسٹینشن، فیز 7 ڈیفنس، نزد امتیاز سپر مارکیٹ، PSO پٹرول پمپ ☆	0300-2321278
محترم محمد ہاشم	دورۂ ترجمہ قرآن	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھائی، کراچی ☆	0332-4060999

محترم محمد سہیل راؤ	دورۂ ترجمہ قرآن	قرآن مرکز لانڈھی: 861، ایریا 37D، نزد رضوان سویٹس (بابر مارکیٹ) لانڈھی 2☆	0333-2815528
انجینئر عمیر نواز لودھی	دورۂ ترجمہ قرآن	ملن بینکوئٹ، نزد اویس شہید پارک، سیکٹر 35-A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4☆	0336-2129166
محترم محمد نعمان	دورۂ ترجمہ قرآن	Arwa Lawn متصل امن ٹاور، کورنگی کراسنگ کراچی☆	0302-0275546
محترم ڈاکٹر اسرار علی	دورۂ ترجمہ قرآن	ہُما لان، نزد جنگ اخبار بلڈنگ وشاہین کمپلیکس، آئی آئی چندریگر روڈ☆	0333-2134787
محترم حافظ محمد اسلم	خلاصہ مضامین قرآن	Quran Markaz Defence,10 C, 13th Commercial Street, Phase II Ext, DHA, Karachi☆	0300-2933734
ڈاکٹر سید وقاص علی	خلاصہ مضامین قرآن	سفیرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر، تین تلوار مین کلفٹن روڈ☆	0321-2344789

حلقہ کراچی شرقی

محترم حافظ محمد راسب	دورۂ ترجمہ قرآن	ایڈن گارڈن، سیکٹر 35-A رم جم ٹاور اسکیم-33☆	0322-4225673
محترم ڈاکٹر انوار علی	دورۂ ترجمہ قرآن	عرش بریں لان سیکٹر B 4 سرجانی ٹاؤن☆	0300-2193877
محترم عمران چھاپڑا	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد انعم، پیراگون ٹاورز، بحریہ ٹاؤن، کراچی☆	0322-7119989
محترم سید محمد مصطفیٰ	دورۂ ترجمہ قرآن	رائل پیلس، بالمقابل نیو کراچی تھانہ، سیکٹر 11-L☆	0345-3129542
محترم معیز ابراہیم	دورۂ ترجمہ قرآن	دی ویڈنگ بینکوٹ، سیکٹر 11-B، نارتھ کراچی، نزد بارہ دری سٹاپ☆	0331-3474554
محترم سہیل صدیقی	دورۂ ترجمہ قرآن	M.C.C لان، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، گلزار ہجری☆	0346-2399949
محترم نوید مزمل	دورۂ ترجمہ قرآن	رابعہ لان کوئٹہ ٹاؤن بالمقابل PCSIR سوسائٹی، مین ہجری روڈ☆	0300-7063383
محترم حذیفہ آصف پراچہ	دورۂ ترجمہ قرآن	مسجد جامع القرآن، سیکٹر Q- گلشن معمار☆	0337-8416426
محترم حمزہ علی خان	خلاصہ مضامین قرآن	قرآن انسٹیٹیوٹ، بحریہ ٹاؤن کراچی☆	0335-3130597
محترم توحید خان	خلاصہ مضامین قرآن	مسجد فرقان، کراچی یونیورسٹی ایمپلائیز ہاؤسنگ سوسائٹی، اسکیم-33☆	0300-2552527
محترم طارق امیر پیرزادہ	خلاصہ مضامین قرآن	الہادی کمیونٹی سینٹر لان، احسن آباد☆	0321-8212276
محترم وقاص قائم	خلاصہ مضامین قرآن	دی ایجوکیٹرز اسکول، صائمہ عربین ولاز، گڈاپ ٹاؤن، کراچی☆	0333-3961521

حلقہ حیدرآباد

محترم احمد صادق سومرو	دورۂ ترجمہ قرآن	شاہ پنجو	0345-5255100
محترم حافظ ثناء اللہ گبول	خلاصہ مضامین قرآن	کرسٹل بینکوئٹ نزد پراچہ ہاسپٹل، سکھر☆	0333-7146816
محترم ڈاکٹر سید سعد اللہ	دورۂ ترجمہ قرآن	ہرداسپورہ محلہ شہداد پور☆	0323-2396204
محترم ذوالفقار علی شاہ	دورۂ ترجمہ قرآن	کمیونٹی سینٹر روہیو کالونی قاسم آباد فیز 2، حیدرآباد☆	0300-3012849
محترم محمد یاسر شیخ	دورۂ ترجمہ قرآن	سنگم میرج ہال لطیف آباد نمبر 10، حیدرآباد	0300-3056679 0333-2738930

حلقہ بلوچستان

محترم ذوالقرنین اعجاز	خلاصہ مضامین قرآن	دوخانی بابا چوک، جوائنٹ روڈ، کوئٹہ	0333-7860934

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.05

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore